

# حرام نگاہ

✱ بدنگاہی کے دنیاوی و اخروی نقصانات ✱ بدنگاہی ترک کرنے کے ۲۰ فائدے  
✱ بدنگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے



جمع و ترتیب  
سید عابد حسین زیدی

پیغام وحدتِ اسلامی کراچی

# حرام نگاہ

- ☆ بد نگاہی کے دُنیوی و اُخروی نقصانات
- ☆ بد نگاہی ترک کرنے کے ۲۰ فائدے
- ☆ بد نگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے

جمع و ترتیب  
سید عابد حسین زیدی

ناشر  
پیغام وحدتِ اسلامی کلچر



جملہ حقوق محفوظ ہیں

## کتاب کی شناخت

نام کتاب :	حرام نگاہ * دنیوی و اخروی نقصانات
:	* بدنگاہی ترک کرنے کے ۲۰ فائدے
:	* بدنگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے
جمع و ترتیب :	سید عابد حسین زیدی
کمپوزنگ :	سید محمد علی کاظمی / سید رضوان علی حسین زیدی
پروف ریڈنگ :	سید رضا عباس عابدی (محمد)
ٹائٹل :	سید وحی امام
مطبع :	الباسط پرنٹرز 6606211, 4268448
:	اول
ایڈیشن :	اول
تعداد :	ایک ہزار
سال طبع :	فروری ۲۰۰۷ء

باہتمام

مدرسة القائم

A-50، سادات کالونی بلاک 20 فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

فون: 021-36366644 , 0334-3102169 , 0333-2136992

## انتساب

اُن علمائے اخلاق کے نام جنہوں نے اپنے قلم سے  
تعلیماتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی ترویج و تبلیغ سے مومنین کے نفوس کو  
پاک و پاکیزہ کیا۔

جن کی تقریروں نے لاکھوں مومنین کے قلوب میں ایک نئی  
روح پھونک دی۔

جن کی کوششوں نے نجانے کتنے بھٹکے ہوئے لوگوں کو اسلام  
کے حقیقی اور سچے راستے سے روشناس کرایا۔





## فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۰	تقریظ ..... مولانا عامر رضا عسوی صاحب	۱
۱۱	بد نظری ایک فتنہ ہے	۲
۱۲	بوڑھے و دیندار بھی اس گناہ میں مبتلا ہیں	۳
۱۴	کیا بد نظری سے بچنا ناممکن ہے ؟	۴
۱۴	جوانی کی نعمت کو نظر بازی میں ضائع نہ کریں	۵
۱۵	اپنے تقویٰ پر اعتماد نہ کریں	۶
۱۶	بد نظری کرنا نفس کی پسندی کی علامت ہے	۷
۱۷	عشق مجازی کیا ہے ؟	۸
۱۷	اچھی نظر کیا ہے ؟	۹
۱۹	کم از کم نگاہ لذت کو حرام تو سمجھیں	۱۰
۱۹	ہمت پیدا کریں	۱۱
۱۹	پاک نگاہ اور صاف نیت کے شیطانی دھوکے میں نہ آئیں	۱۲
۲۰	بد نگاہی کا یہ مرض اتنا عام کیوں ہے ؟	۱۳
۲۰	بد نگاہی میں مبتلا لوگوں کی ایک تاویل	۱۴
۲۱	پروردگار عالم بہت غیرت والا ہے	۱۵
۲۱	خود کو دھوکہ نہ دیں	۱۶
۲۳	یہ سخت بے ادبی ہے	۱۷
۲۳	نامحرموں کی طرف دل کا جھکاؤ خطرناک ہے	۱۸
۲۴	آنکھوں کے گناہ کے ساتھ عبادات بے فائدہ ہو سکتی ہیں	۱۹

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۲۴	خود کو مجبور نہ سمجھیں	۲۰
۲۵	عدمِ نظر نہیں بلکہ قصدِ عدمِ نظر ضروری ہے	۲۱
۲۶	نفس کی ایک شرارت	۲۲
۲۶	عورتیں بھی احتیاط کریں	۲۳
۲۶	ایک دوسرے شیطانی	۲۴
۲۷	چند نفسیاتی دھوکے	۲۵
۲۸	حُسن بھی برائے امتحان و آزمائش بھی ہوتا ہے	۲۶
۲۸	حرام خوشی سے دل کانپ جانا چاہیے	۲۷
۲۹	نگاہوں کی حفاظت کا حکم بواسطہ رسالت کیوں دیا گیا ؟	۲۸
۲۹	اس گناہ پر اصرار کرنے والا مومن کامل نہیں بن سکتا	۲۹
۲۹	اللہ سے اتنا تو ڈریے جتنا کہ شیر سے ڈرتے ہیں	۳۰
۳۱	ایمان کی دولت چھن نہ جائے	۳۱
۳۱	اللہ کا راستہ جلد طے کرنے کا نسخہ	۳۲
۳۲	تمام کائنات کے حُسن سے زیادہ حسین کی طرف متوجہ ہو جائیے	۳۳
۳۳	تکمیلِ لا الہ سے لا الہ نصیب ہوتا ہے	۳۴
۳۳	اہل اللہ کو اہل دل کیوں کہا جاتا ہے ؟	۳۵
۳۴	خدا کے عشق میں لوگوں نے جانیں دی ہیں	۳۶
۳۴	فنا ہونے والوں پر فناء مت ہوئے	۳۷
۳۵	حرام کا مقدمہ بھی حرام ہوتا ہے	۳۸
۳۵	شرافت و بندگی بچوں سے سیکھیں	۳۹
۳۵	لذتِ قُربِ خداوندی اُدھار نہیں، نقد ہے	۴۰



صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۳۶	اللہ کی دوستی کی بنیاد گناہ چھوڑنے پر ہے	۴۱
۳۷	ایمان کی حفاظت کیلئے گناہوں سے بچنا ضروری ہے	۴۲
۳۷	تمام اعضاء کو اللہ کیلئے استعمال کیجئے	۴۳
۳۷	رسول خدا کی بددعا سے ڈریں	۴۴
۳۸	عورت کیلئے سب سے بہتر کیا ہے ؟	۴۵
۳۸	بے پردگی میں عورتوں کا خود کا نقصان ہے	۴۶
۳۹	عورتیں گھر سے باہر کس انداز میں نکلیں ؟	۴۷
۴۱	نامحرموں کے سلیکے میں اسلام کا مزاج	۴۸
۴۳	بد نظری کی نیت سے پردوں کے گھروں میں جھانکنا	۴۹
۴۴	چند اہم باتیں پہلی اہم بات	۵۰
۴۵	دوسری اہم بات	۵۱
۴۵	تیسری اہم بات	۵۲
۴۵	چوتھی اہم بات	۵۳
۴۶	پانچویں اہم بات	۵۴
۴۶	چھٹی اہم بات	۵۵
۴۷	بد نظری کے نقصانات نقصان : ۱ عبادت کی حلاوت کا ختم ہونا	۵۶
۴۷	نقصان : ۲ جسمانی نقصان	۵۷
۴۷	نقصان : ۳ تقویٰ میں کمی	۵۸
۴۷	نقصان : ۴ شرم و حیا کا ختم ہونا	۵۹
۴۸	نقصان : ۵ جرائم میں اضافہ	۶۰
۴۸	نقصان : ۶ بد نظری کے قطعی نقصانات	۶۱

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۴۸	نقصان : ۷ بدنگاہی کا دنیاوی عذاب	۶۲
۴۹	نقصان : ۸ اعضاء کی بدفعلی	۶۳
۴۹	نقصان : ۹ اپنے مولا کے قتل میں حصہ	۶۴
۵۰	نقصان : ۱۰ بار بار نگاہ بد مزید گناہوں کا باعث بن جاتی ہے	۶۵
۵۰	نقصان : ۱۱ ترک عبادات	۶۶
۵۰	نقصان : ۱۲ دل کی تاریکی	۶۷
۵۱	نقصان : ۱۳ روز آخرت کا عذاب	۶۸
۵۲	حفاظت نظر پر خدا کے انعامات فائدہ نمبر ۱ : حلاوت ایمانی	۶۹
۵۲	نامحرم سے عشق کرنا، عشق نہیں بلکہ فسق ہے	۷۰
۵۳	حلاوت ایمان کی نشانی	۷۱
۵۳	ایمان کی مشاس کی پانچ علامات بتاتی ہیں	۷۲
۵۳	حلاوت ایمانی کا وعدہ کیوں کیا گیا ؟	۷۳
۵۵	فائدہ نمبر ۲ : قرب خداوندی کی دولت ملے گی	۷۴
۵۵	فائدہ نمبر ۳ : شہادت معنوی عطا ہوگی	۷۵
۵۵	فائدہ نمبر ۴ : روحانی ترقی ملے گی	۷۶
۵۶	فائدہ نمبر ۵ : نور خدا باطن میں داخل ہوگا	۷۷
۵۶	فائدہ نمبر ۶ : جہاد اکبر کا ثواب حاصل ہوگا	۷۸
۵۶	فائدہ نمبر ۷ : نور ہدایت جذب کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی	۷۹
۵۷	فائدہ نمبر ۸ : جنت ملے گی	۸۰
۵۷	فائدہ نمبر ۹ : غیرت مندی اور چہرے کا نور حاصل ہوگا	۸۱
۵۷	فائدہ نمبر ۱۰ : غیر معمولی روحانی قوت نصیب ہوگی	۸۲



صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۵۸	فائدہ نمبر ۱۱: ایمان مزید قوی ہوگا	۸۳
۵۸	فائدہ نمبر ۱۲: جہنم کا دروازہ بند ہو جائے گا	۸۴
۵۸	فائدہ نمبر ۱۳: حوروں کا مہر ادا ہو جائے گا	۸۵
۵۸	فائدہ نمبر ۱۴: پُر لطف زندگی ملے گی	۸۶
۵۸	فائدہ نمبر ۱۵: وسعتِ رزق اور اولاد کی خوشی نصیبی ملے گی	۸۷
۵۹	فائدہ نمبر ۱۶: نئی نئی عبادات کی توفیق ملے گی	۸۸
۵۹	فائدہ نمبر ۱۷: آنکھیں روزِ قیامت رونے سے محفوظ رہیں گی	۸۹
۵۹	فائدہ نمبر ۱۸: قوتِ حافظہ میں اضافہ ہوگا	۹۰
۵۹	فائدہ نمبر ۱۹: نفسِ شئی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے	۹۱
۶۰	فائدہ نمبر ۲۰: ایمان کی روشنی میں اضافہ	۹۲
۶۰	<b>بد نظری کا علاج</b>	۹۳
۶۰	طریقہ نمبر ۱: مقاماتِ بد نظری سے دُوری	۹۴
۶۱	طریقہ نمبر ۲: ہر وقت شیطان و نفس سے مقابلے کیلئے تیار رہے	۹۵
۶۲	طریقہ نمبر ۳: خدا سے رور و کر دعا کریں	۹۶
۶۲	طریقہ نمبر ۴: تنہائی میں بقدرِ ضرورت رہے	۹۷
۶۲	طریقہ نمبر ۵: بُرے تقاضوں پر عمل نہ کریں	۹۸
۶۳	طریقہ نمبر ۶: نگاہ ہٹانے کی مشق کریں	۹۹
۶۴	طریقہ نمبر ۷: بُرے تقاضے کو فوراً دل سے نکال دیں	۱۰۰
۶۴	طریقہ نمبر ۸: ذکرِ خدا میں مشغول رہیں	۱۰۱
۶۵	طریقہ نمبر ۹: سزا کے طور پر دو رکعت نماز پڑھیں	۱۰۲
۶۵	طریقہ نمبر ۱۰: حورائِ جنت کے انعام کا پاکیزہ تصور	۱۰۳

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۶۶	طریقہ نمبر ۱۱ : کانوں کی بھی حفاظت کیجئے	۱۰۴
۶۶	طریقہ نمبر ۱۲ : خصوصاً راستہ چلتے وقت احتیاط کریں	۱۰۵
۶۶	طریقہ نمبر ۱۳ : ذکر الہی میں مشغول رہیں	۱۰۶
۶۶	طریقہ نمبر ۱۴ : اپنی ماں کا پاکیزہ قصہ رکریں	۱۰۷
۶۶	طریقہ نمبر ۱۵ : مخصوص عذاب جہنم کا قصہ رکریں	۱۰۸
۶۷	طریقہ نمبر ۱۶ : صدقہ دیں	۱۰۹
۶۷	طریقہ نمبر ۱۷ : نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت ڈالئے	۱۱۰
۶۷	طریقہ نمبر ۱۸ : مسلسل کوشش کرتے رہئے، ناکامی پر ہمت نہ ہاریں	۱۱۱
۶۸	طریقہ نمبر ۱۹ : مسلح ہو کر نکلتے	۱۱۲
۶۸	طریقہ نمبر ۲۰ : نامحرموں سے بے کلفانہ بات چیت اور میل جول کم کیجئے	۱۱۳
۶۹	طریقہ نمبر ۲۱ : نامحرموں سے غیر ضروری میل جول کا ترک کرنا	۱۱۴
۶۹	طریقہ نمبر ۲۲ : نامحرم سے تنہائی میں ملاقات کرنے سے پرہیز کریں	۱۱۵
۷۰	طریقہ نمبر ۲۳ : جلد شادی کا اہتمام ہونا چاہیئے	۱۱۶
۷۰	طریقہ نمبر ۲۴ : نفس پر جرمانہ مقرر کریں	۱۱۷
۷۰	طریقہ نمبر ۲۵ : خدا سے رور و کرؤ عا کریں کہ وہ اس گناہ سے بچالے	۱۱۸
۷۱	طریقہ نمبر ۲۶ : خدا کے حاضر و ناظر ہونے کا قصہ رکریں	۱۱۹
۷۱	طریقہ نمبر ۲۷ : حقیقی دیدار لوگوں اور علمائے حق سے میل جول میں اضافہ کیجئے	۱۲۰
۷۲	طریقہ نمبر ۲۸ : فتنائیتِ حسن کا مراقبہ کیجئے	۱۲۱
۷۴	طریقہ نمبر ۲۹ : نامحرم کے متعلق سوچنا بھی بند کر دیں	۱۲۲
۷۵	طریقہ نمبر ۳۰ : فکر اور سوچ کو پاکیزہ رکھیں	۱۲۳
۷۶	مدارک	۱۲۴



## تقریر

الحمد لله رب العالمين الصلاة والسلام على اشرف الانبياء  
والمرسلين وآله الطيبين الطاهرين

اما بعد قال الامام الصادقؑ: رحم الله من احياء امرنا

استعمار کی شروع سے ہی یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو اسلام کی تعلیمات سے دور کیا جائے اور مختلف طریقوں سے وہ اپنے مقصد کو جامہ عملی پہنا تا رہا ایک اہم شکل اسی پروگرام پر عمل کرنے کے لیے جو استعمار نے اپنائی وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو مختلف اخلاقی خرابیوں میں مبتلا کیا جائے۔ اس سازش سے بچنے کا حل یہ ہے کہ آل محمدؑ کی تعلیمات کو عام کیا جائے کیونکہ محمدؐ و آل محمدؑ نے ہر میدان میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے اور ہر مشکل سے بچنے کے لیے علاج بیان فرمائے ہیں۔ آل محمدؑ کے علوم کو نشر کرنے والوں میں سے ایک ہمارے محترم دوست جناب سید عابد حسین زیدی ہیں کہ جو مختلف طریقوں سے اس کوشش میں مصروف ہیں۔ یہ کتاب اسی کوشش کا حاصل ہے جس میں بہت اچھے طریقے ہیں ”بظہری“ کے گناہ سے اپنے کو بچانے کا طریقہ تعلیمات آل محمدؑ کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ میں نے اس کتاب کے مختلف حصوں کا مطالعہ کیا ہے، ماشاء اللہ بہت بہترین انداز سے اس مسئلے کی تحقیق کی گئی ہے۔ پروردگار متعال انکی اس کوشش کو قبول فرمائے اور انکے قلم میں اور قوت عطا فرمائے اور انہیں مزید توفیقات عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام علی من اتبع الهدی

مولانا عامر رضا یسوی

جامعہ علمیہ خاتم الانبیاءؑ

ناظم آباد نمبر ۳ کراچی

## بد نظری ایک فتنہ ہے

اس زمانے میں اہل تقویٰ اور اہل دین کیلئے شیطان نے بد نگاہی کا جال خاص طور پر ڈالا ہوا ہے کیونکہ اس فتنہ میں ظاہری موانع کم ہیں اس لئے نفس کو شیطان جلد ہی اس فتنے میں مبتلا کر دیتا ہے۔ لیکن جس طرح ایک شفیق باپ یہ چاہتا ہے کہ میرے بیٹے عزت سے رہیں اور کسی بد فعلی میں ذلیل نہ ہوں تو خدا کی رحمتِ غیر محدود بھی یہ چاہتی ہے کہ میرے بندے کسی ذلیل فعل سے حقیر اور رُسوانہ ہوں اور تقویٰ کے ساتھ رہ کر باعزت زندگی گزاریں، حلال پر اکتفا کریں اور حرام سے پرہیز کریں اور جب اہل دنیا، دنیا کی لذتوں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں تو میرے خاص بندے میری عبادت اور میرے ذکر کی لذت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور یہ ٹھنڈک دائمی ہے۔ مگر افسوس کہ ہم ان آنکھوں سے ہر ناجائز اور ممنوع چیزیں دیکھنے میں اس طرح محو ہو گئے کہ اب تو اس کی بُرائی بھی ہمارے دلوں سے نکل چکی ہے اور اب تو یہ احساس بھی باقی نہیں رہا کہ یہ بھی کوئی مذموم اور گناہ کی چیز ہے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ :

النظر سهم من سهام ابليس مسموم و کم نظره اور ث حسرة طویلة  
نگاہِ لذتِ شیطان کے زہر آلودہ تیروں میں سے ایک تیر ہے، کتنی ہی ایسی نگاہیں ہیں جو اپنے ساتھ حسرت اور تائف لاتی ہیں۔ (وسائل الشیخہ)  
ایک اور حدیث میں ہے کہ :

زنا العینین النظر

نگاہِ لذت دونوں آنکھوں کا زنا ہے۔ (اصول کافی)



ایک اور حدیث میں رسول خدا فرماتے ہیں کہ :

لعن الله الناظر و المنظور اليه

خدا لعنت کرے بری نگاہ ڈالنے والے پر اور اس کی دعوت دینے والے پر  
بہت سی آیات میں بھی نگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے :

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّونَ أَبْصَارَهُمْ

(سورہ نور، آیت ۳۰)

اے رسول! آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں۔

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ

اور مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں۔ (سورہ نور، آیت ۳۱)

آیت کے معنی یہی ہیں کہ جس عضو کی طرف مطلقاً دیکھنا ناجائز ہے وہاں اسے اصلاً نہ دیکھیں  
اور جس کو فی نفسہ دیکھنا جائز ہے مگر شہوت سے نہیں اس کو شہوت سے نہ دیکھیں۔

### بڑے بڑے گناہوں میں سے کون کون ہیں

بد نگاہی تو وہ گناہ ہے کہ جس سے بوڑھے اور دیندار افراد بھی مستثنیٰ نہیں ہیں اور اس کی بھی

ایک وجہ ہے کہ بدکاری کیلئے بڑے اہتمام کرنے پڑتے ہیں۔

﴿ جس سے وہ فعل کیا جائے وہ راضی ہو۔

﴿ روپیہ بھی پاس ہو۔

﴿ شرم و حیا بھی مانع نہ ہو۔

﴿ یہ خوف نہ ہو کہ کسی کو اطلاع ہوگئی تو کیا ہوگا۔

﴿ کسی کو یہ خیال ہوتا ہے کہ کوئی بیماری نہ لگ جائے۔

﴿ ہمت بھی ہو۔

اس کے مقابلے میں بد نظری کیلئے کسی سامان کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس میں پیسے کی ضرورت ہے نہ بدنامی کا خوف کیونکہ اس کی خبر تو صرف پروردگار عالم کو ہے کہ کیسی نیت ہے؟ اہل کشف و اہل عرفان علماء نے لکھا ہے کہ بد نگاہی سے آنکھوں میں ایک ایسی ظلمت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کو تھوڑی سی بھی بصیرت ہوگی پہچان لے گا کہ اس کی نگاہ پاک نہیں ہے لیکن عارفین کسی کے لئے کچھ کہتے نہیں ہیں بلکہ عیب پوشی کرتے ہیں۔

آیت میں ہے :

وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (سورة المؤمن، آیت ۱۹)

جس شے کو سینہ میں وہ لوگ چھپاتے ہیں خدا اسکو بھی جانتا ہے تو علماء فرماتے ہیں کہ یہ دل کے کلام کے متعلق ہے کیونکہ گناہ صرف آنکھوں ہی سے نہیں ہوتا دل سے بھی ہوتا ہے۔ جس طرح بہت سے لوگ عورتوں اور مردوں کے متعلق سوچ کر لذت لیتے ہیں۔ بعض دیندار افراد صرف نگاہ نہ کرنے پر ہی خود کو صاحب مجاہدہ سمجھنے لگتے ہیں کیونکہ نگاہ کرنے سے بہر حال ان کی توہین سمجھی جاتی ہے جب کہ دل میں تسبیح اور حظ اٹھاتے ہیں تو پھر مجاہدہ نفس کہاں رہا؟ (غور کیجئے)

آنکھوں کے گناہ کو تو کوئی بھی دیکھ سکتا ہے چاہے نیت پر مطلع نہ بھی ہو لیکن دل کے اندر سوچنے کے فعل کو کوئی نہیں دیکھ سکتا اور اس کی اطلاع سوائے پروردگار عالم کے کسی کو نہیں ہو سکتی اور اس سے وہی بچ سکے گا کہ جس کے دل کے اندر تقویٰ ہو۔

بد نظری ایک ایسا مہلک مرض ہے کہ انسان اس سے نہیں بچتا بخلاف دوسرے معاصی کے کہ ان سے سیری ہو جاتی ہے اور آدمی چھوڑ دیتا ہے لیکن اس سے سیری نہیں ہوتی اور جب یہ صادر ہوتا ہے تو اور زیادہ تقاضا ہوتا ہے۔ آدمی کھانا کھانے سے سیر ہو جاتا ہے، شراب پیتا ہے اور سیر ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بد نظری ایسی بلا ہے کہ اس سے سیری نہیں ہوتی اس وجہ سے یہ تمام گناہوں سے بڑھ کر ہے۔



## کیا بد نظری سے بچنا ممکن ہے؟

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ :

جب یہ اتنی عام سے چیز بن گئی ہے اور ابتلائے عام ہے اور شاید ہی ہزاروں میں سے کوئی ایک اس سے بچا ہو تو اب اس سے بچنا تو ناممکن ہو گیا ہے۔

فرض کریں اگر کہیں سیلاب آ گیا ہو جس میں سب بہتے جا رہے ہوں تو اگر کوئی شخص تیرنا جانتا ہے یا کسی طریقے سے بچ سکتا ہے تو وہ یہ سمجھ کر کہ سیلاب میں تو سب ہی بہتے جا رہے ہیں، نہ بچے تو کیا یہ صحیح ہوگا؟ جب کہ سیلاب سے تو زیادہ سے زیادہ موت ہی آئے گی اس سے زیادہ تو کچھ نہ ہوگا لیکن بد نظری کے سیلاب میں اگر ہم بہہ گئے تو آخرت کا ختم نہ ہونے والا عذاب دامن گیر ہو جائے گا۔

## جوانی کی نعمت اور باری میں مشائخہ کریں

رسول اللہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن کوئی شخص وہی جگہ سے قدم آگے نہیں بڑھا سکے گا جب تک کہ اس سوال کا جواب نہ دے کہ زندگی کن کاموں میں گزاری ہے اور جوانی کیسے اور کس راستے میں گزاری ہے؟

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے بیٹے قیامت کے دن حساب کے لیے دربار خدا میں جب حاضر ہوں گے تو چار چیزوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ پہلا یہ کہ اپنی جوانی کو کہاں خرچ کیا، دوسرا یہ اپنی زندگی کن کاموں میں گزاری، تیسرا یہ کہ مال کیسے حاصل کیا اور چوتھا یہ کہ اپنے کمائے ہوئے مال کو کہاں خرچ کیا؟ امام صادقؑ نے اپنے اجداد سے اس آیت

وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا (سورۃ القصص، آیت ۷۷)

کی تفسیر میں روایت فرمائی ہے کہ اپنی سلامتی، قدرت، فراغت، جوانی، نشاط اور بے نیازی کو

فراموش نہ کریں۔ دنیا میں ان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور متوجہ رہیں کہ آخرت کا معنوی عظیم سرمایہ انہی چیزوں سے استفادہ کرتا ہے۔

رسول اللہ نے فرمایا کہ فرشتہ الہی ہر رات ۲۰ سالہ نوجوانوں کو ندا دیتا ہے کہ اپنی سعادت اور کمال کو پانے کے لئے سرتوڑ کوشش کریں۔

نوجوانوں کے لیے یہ بات بہت کمال کی ہوگی کہ بد نظری کے گناہ سے توبہ کر لیں۔ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ گناہ سے توبہ ہمیشہ پسندیدہ ہے لیکن جوانی میں زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے۔

### اپنے تقویٰ پر اعتماد کریں

بعض اوقات شیطان بعض دیندار افراد کو بھی مٹی پڑھاتا ہے کہ بُری نگاہ سے دیکھنا حرام ہے لیکن پاک اور اچھی نگاہ سے دیکھنا ناجائز ہے اور وہ جوشعر ہے کہ

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی  
اب آبروئے شیعہ اہل نظر گئی

اس سے بد نظری کی گنجائش نکالنا دراصل خود اپنے نفس کو دھوکہ دینا ہے۔ بعض اوقات نامحرم کو دیکھ دیکھ کر بعض لوگوں کو بُرے خیالات نہیں آتے مثلاً دیندار افراد کو لیکن ان کی آنکھوں کو زنا کا لطف آتا رہتا ہے اور وہ نادان یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری نظر پاک ہے لیکن شیطان ایسے مومن کو بدھو اور بیوقوف بنائے رکھتا ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ slow poison (زہر) اس کے دل میں غیر شعوری طور پر پیوست کرتا رہتا ہے۔ ابلیس سے تو یہاں تک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ اگر کوئی عارف اور عارفہ بھی ایک ساتھ تنہائی میں وقت گزاریں تو میں ان کا بھی تقویٰ توڑ دوں۔ جیسی شہید مطہریؒ بھی فرماتے ہیں کہ ”انسان ہر گناہ کے مقابلے میں اپنے تقویٰ پر بھروسہ کر سکتا ہے سوائے جنسی لذتوں کے باب میں“۔ کہ اس میں تقویٰ کی طاقت اکثر بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے۔ جب ہی رسول خدا نے ازدواج مطہرات کو اپنے نایمنا صحابی سے پردہ کروایا اور خود بھی



نامحرم عورتوں سے پردہ کے پیچھے سے بات چیت فرماتے تھے اور عورتوں کو بیعت کے وقت ان کا ہاتھ پکڑنے کے بجائے (چاہے پکڑے ہی میں کیوں نہ ہو) چادر ہاتھوں میں پکڑ کر پانی میں ہاتھ ڈال کر بیعت فرماتے تھے۔

جب ہی عورتوں کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنا پرہیزگاری کے باوجود حرام ہے اگر اس خلوت کی جگہ پر کوئی نہ آسکتا ہو اور حرام میں پڑنے کا اندیشہ بھی ہو۔

کیونکہ نامحرم سے کسی بھی طرح تنہائی میں ملنا بد نظری اور حرام سے بچ بھی جائے گا تو بھی بدگویوں اور بدگمانیوں سے نہ بچ سکے گا یعنی لوگ تہمت سے بدنام کر کے رہیں گے۔ مشہور ہے کہ (اتقوا مواقع التہمہ) تہمت کی جگہوں سے بچو۔

لہذا انسان کبھی بھی اپنی پاکدامنی پر بھی ناز نہ کرے کہ میں بھلا اس مرض میں کہاں مبتلا ہو سکتا ہوں حضرت یوسفؑ تک نے کہہ دیا تھا۔

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ (سورہ یوسف آیت ۵۳) نفس نہایت بُرائی کا حکم دینے والا ہے۔ جبھی علماء بھی فرماتے ہیں کہ اس دنیا میں اگر ڈرنے والی کوئی چیز ہے تو وہ خود انسان کا اپنا نفس ہے۔ جبھی عورتوں کو دل میں جگہ دینا اور دل کو خدا کی محبت سے محروم کرنا کس قدر افسوسناک ہے اور خدائے عز و جلال کے حسن بے مثال کو چھوڑ کر ان مُردہ ناپائیدار صورتوں پر عاشق ہونا کیسی ناسمجھی کی بات ہے کہاں وہ نور آفتاب کہاں یہ مُردہ چراغ۔

### بد نظری کرنا نفس کی پستی کی علامت ہے

اپنی نگاہوں کو ادھر ادھر دوڑانا پستی کی علامت ہے۔ بچپن کے واقعات جو بزرگ بتلاتے ہیں کہ جب ہم بچپن میں گھوڑا پالا کرتے تھے تو ہم جس گھوڑے کو دیکھتے کہ وہ ادھر ادھر منہ مارتا ہے تو ہم سمجھتے کہ یہ پنواری کا ہے اگر کسی زمیندار کا ہوتا تو ادھر ادھر منہ نہ مارتا پھرتا۔ یہ تو حیوانوں کی حالت ہے۔ اب ذرا ہم اپنی حالت دیکھیں کہ اتنی ذلیل نظریں ہو چکی ہیں کہ تعجب ہوتا ہے۔

ایک بھنگی عطر کی دکان کے قریب سے گزرا اس کو جب عطر کی خوشبو آئی تو بے ہوش ہو گیا طبیبوں نے بہت کوشش کی ہوش نہ آیا اس کے بھائی کو علم ہوا تو اس نے ناک کے قریب فضلہ رکھا تو وہ ہوش میں آیا۔ ایسی ہی عادت کچھ ہماری بھی ہو گئی ہے بُری اور بیہودہ باتوں سے دل خوش کرتے ہیں۔ عبادت اور ذکرِ خدا میں کچھ مزا نہیں آتا۔

## عشق مجازی کیا ہے؟

بعض افراد عشقِ مجازی میں مبتلا ہوتے ہیں یعنی کسی نامحرم عورت کے عشق میں مبتلا ہوتے ہیں جو کہ خود فعلِ حرام ہے۔ چنانچہ ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص ان کے پاس اصلاح کیلئے آیا، ان کی ایک خادمہ تھی جو ہمہ انوں کیلئے کھانے پینے کا اہتمام کرتی تھی۔ اس مرد کو اس سے عشق ہو گیا۔ بزرگ کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے خادمہ سے فرمایا کہ دستوں کی گولی کھا لو اور ایک برتن میں اس نجاست کو جمع کر لو۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور دستوں کی کثرت سے وہ خادمہ نہایت کمزور ہو گئی اور اُس شخص کا التفات بھی اس میں ختم ہو گیا۔ اسکے بعد ان بزرگ نے اُسے بلایا اور اس کو وہ نجاست دکھائی اور کہا کہ دیکھ تیرا سارا عشق ان نجاستوں پر تھا کہ جب یہ اس کے جسم سے نکل گئی تو تیرا التفات بھی ختم ہو گیا۔ چنانچہ وہ شخص بہت شرمندہ ہوا، توبہ کی اور عشقِ مجازی سے اس کو نفرت ہو گئی۔

## اچھی نظر کیا ہے؟

﴿آکھ خدا کی بخشی ہوئی عظیم نعمت ہے جس سے ہم دن رات مخلوقات کو دیکھتے ہیں۔ اس نعمت کا حق اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ ہم کائنات میں غور و فکر کر کے اس کی معرفت حاصل کریں چنانچہ ارشاد ہے کہ

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمُوتٍ طَبَا قَاءَ مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفُوتٍ ۖ  
فَارْجِعِ الْبَصَرَ لَا هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ ۚ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ



يَنْقَلِبُ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِنًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝ (سورہ ملک، آیت ۳۰)

اس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے اے دیکھنے والے تو خدا کی اس صفت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا سو تو ایک بار پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہ کہیں تجھے کوئی خلل نظر آتا ہے پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ آخر کار نگاہ ذلیل ہو کر در ماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی (اور کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا) ﴿۱۲﴾ ”اَنْظُرُوْا اِلٰی ثَمَرِهِ“ دیکھو ہر ایک درخت کے پھل کو جب وہ پھل لاتا ہے اور اس

کے پکنے میں صاحبانِ ایمان کیلئے نشانیاں ہیں۔ (سورہ انعام، آیت ۹۹)  
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلق کی طرف نظر کرنا اگر الحق ہو تو مذموم نہیں بلکہ اگر مقصود میں احتیاج ہو تو مطلوب ہے۔

﴿۱۳﴾ مشہور ہے کہ

اتقوا فراسة المؤمن فانہ ينظر بنور الله  
مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے

لہذا نظر کا لفظ کیوں استعمال ہوا کیونکہ اس بصارت سے بصیرت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ کافروں کے بارے میں کہا ہے ”وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ“ (سورہ الاعراف، آیت ۹۱) ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے نہیں..... اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ جس ظاہر آنکھ کے ساتھ بصیرت نہ ہو وہ گویا اندھی ہے۔

﴿۱۴﴾ کُتبِ نبی اور حاجت مندوں کی امداد کیلئے آنکھوں کا استعمال، غرضیکہ صحیح آنکھوں کے استعمال کے بھی ہزاروں طریقے ہیں۔

﴿۱۵﴾ تلاوتِ قرآن مجید کے لئے آنکھوں کا استعمال جس کے لئے معصوم کا فرمان ہے کہ ”متع بصره“ قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرنا اس بات کا سبب ہے کہ انسان نا بینا پن اور آشوبِ چشم سے محفوظ رہے۔

یہ کہ انسان کی نظر جب ایسی چیز پر پڑے جو اسے پسند ہو تو اس کا نفس خوشحال ہو جاتا ہے اور وہ اپنی بصارت میں روشنی محسوس کرتا ہے۔ یعنی جب قرآن کے الفاظ پر قاری کی نظر پڑتی ہے اور وہ اس کے علوم و معانی میں فکر کرتا ہے تو علم و آگہی کی لذت محسوس کرتا ہے اور اس کی روح ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

مولاعلیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو غیر ضروری اور غیر اہم کاموں میں مشغول اور مصروف کر دیتا ہے، وہ ضروری اور اہم کاموں کو اپنے ہاتھ سے ضائع اور تباہ کر دیتا ہے۔

### کم لوکم فی اللذات کہ حرام تو سمجھیں

افسوس ناک صورت حال یہ ہے کہ لوگ اس گناہ کو اس قدر خفیف جانتے ہیں کہ گویا حلال ہی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ گناہ کو حلال سمجھنا کفر سے بہت قریب ہے۔

### محبت پیدا کریں

اس مرض سے پیچھا چھڑانا بالکل مشکل نہیں ہے، بہت آسان ہے۔ بہت سے ہمت والوں نے تو راہِ خدا میں جانیں دی ہیں تو نگاہ کو روکنا کونسا مشکل کام ہے؟

### پاک نگاہ صاف نیت کے شیطانی دھوکے میں نہ آئیں

خوب سمجھ لیں کہ شیطان شروع شروع میں تو اچھی اچھی نیت سے دکھاتا ہے چند روز بعد جب محبت جاگزیں ہو جاتی ہے تو پھر نگاہ کو ناپاک کر دیتا ہے۔ قلبی تعلق اصل میں نظر ہی سے پیدا ہوتا ہے، لہذا ضروری ہے کہ نگاہ ہی نہ کی جائے۔ جیسے جیسے غیر کی محبت و اُلفت بڑھتی ہے، خدا کی محبت کم ہوتی جاتی ہے اس لئے اللہ کو بہت غیرت آتی ہے کہ اُن کے علاوہ کسی اور کی طرف التفات کیا جائے پس وہ اپنی محبت کو کم کرتے کرتے سلب کر لیتے ہیں۔

یہ کیسی محبت ہے کہ دعویٰ ہے خدا کی محبت کا اور تعلق غیروں سے ہے۔ اگر چار دن کھانے کو نہ ملے تو سب بھول جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر یہ عشق انہی کو ہوتا ہے جن کو خوب فرصت و فراغت



ہے ورنہ جو لوگ کمانے میں اور کام میں لگے ہیں، ان کو ایسی لغویات کی فرصت نہیں۔

ایں نہ عشقت آنکہ بر مردم بود

ایں فساد خوردن گندم بود

یہ عشق نہیں ہے جو انسانوں پر ہوتا ہے بلکہ یہ بھرے پیٹ کی خرابی و مستی ہے کیونکہ بھوکے کو یہ مستیاں نہیں سوچتیں یا اگر کسی پر کوئی مقدمہ یا پریشانی آن پڑے تو پھر یہ ساری مستی نکل جاتی ہے اب نہ کسی کو گھوڑنے کی مہلت ہے نہ عشق ظاہر کرنے کی ہمت ہے۔ ہر وقت مقدمہ کی فکر لگی رہتی ہے اور اس فکر میں کھانا پینا اور سونا سب حرام ہو جاتا ہے۔

### بدکاری کا یہ مرض انتہا تک کیسے ہے ؟

یہ مرض اس قدر عام ہے کہ اس سے بوڑھے، دیندار اور شائستہ لوگ بھی بچے ہوئے نہیں ہیں بدکاری سے تو البتہ یہ لوگ محفوظ ہیں کیونکہ ان میں بڑے اہتمام کرنے ہوتے ہیں اور اپنی عزت کا ان لوگوں کو بڑا خیال ہوتا ہے۔ بخلاف اس گناہ کے نہ اس میں کسی سامان کی ضرورت نیز کیونکہ نہ اسمیں روپے پیسے کا کوئی دخل ہوتا ہے نہ ہی اس میں بدنامی کا خوف ہوتا ہے کیونکہ اسکی خبر تو اللہ ہی کو ہے کہ کیسی نیت سے دیکھا جا رہا ہے؟ نہ اس فعل سے ظاہری دہنداری پر کوئی حرف آتا ہے نہ ہی پر ہیز گاری پر بظاہر کوئی بجا لگتا ہے۔ گناہ کرتے ہیں اور نیک نام رہتے ہیں اور کسی کو اطلاع نہیں ہوتی۔

### بدکاری میں بدکار لوگوں کی ایک تاویل

اس گناہ میں ملوث بعض لوگ تاویل پیش کرتے ہیں کہ ہم تو خدا کی قدرت دیکھتے ہیں کہ خدا نے کیسی کیسی حسین صورتیں بنائی ہیں۔ شیخ شیرازیؒ نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہا ہے کہ خدا کی صناعت اور قدرت تو ایک دن کے بچے میں بھی ویسی ہی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ان کو اس بچے سے عشق نہ ہوا۔ اصل محقق کو تو جو بات حسینوں میں نظر آتی ہے وہی ایک اونٹ میں بھی نظر آتی

ہے کیونکہ قدرت کا جلوہ تواونٹ میں بھی ویسا ہی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ اونٹ کے عشق میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نفس کی بدمعاشی ہے اور غلط تاویل ہے۔ یہ عشق نہیں ہے یہ سب گندم کھانے کا فساد ہے۔ چند روز کھانے کو نہ ملے تو ساری حقیقت معلوم ہو جائے۔

## پہلے دیکھو عالم بہت غیرت والا ہے

حدیثِ رسول اکرم ہے کہ

اَنَا غَيُّورٌ وَاللّٰهُ غَيْرٌ مِنِّیْ وَمَنْ غَیَّرَ قَلْبَہٗ حَرَمَ الْفَوَاحِشِ مَا ظَہَرَ مِنْہَا وَمَا بَطَنَ .

میں بہت غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے اپنی غیرت ہی کی وجہ سے اُس نے بخش باتوں کو حرام قرار دیا ہے چاہے وہ کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی۔

## خجک دیکھو کہ وہ دوس

وہ اشخاص جو اپنی نگاہ کے پاک ہونے پر مطمئن رہتے ہیں اُن سے عرض ہے کہ نبی سے بڑھ کر تو آپ نہیں ہو سکتے۔ حضرت یوسفؑ باوجود نبی ہونے کے فرماتے ہیں

وَمَا أُبْرِئُ نَفْسِیْ ۚ إِنَّ النِّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ ۖ إِلَّا مَرَّجِمٌ رَّبِّیْ ۚ

(سورۃ یوسفؑ، آیت ۵۳)

یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں کرتا ہوں نفس تو بری بات کا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم فرمادے (وہ مستثنیٰ ہے)

اب بتائیے کس کا منہ ہے کہ وہ یہ کہے کہ میرا نفس پاک ہے اور مجھ کو بُرا وسوسہ نہیں آتا ہے اور اگر ایسا اتفاق ہوتا بھی ہے تو وہ عارضی حالت ہے۔

چنانچہ بہت سے لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ ہمیں وسوسہ نہیں آتا تو وہ یہ سمجھے کہ اب ہمارا نفس قابو میں آ گیا ہے اور انہوں نے نامحرموں سے اختلاط میں احتیاط سے کام نہیں لیا اور پھر کسی فتنہ میں گرفتار ہو گئے چاہے وہ فتنہ قلب ہی کا کیوں نہ ہو اور یہ ساری کارگزاری شیطان کی ہے کہ



کہاں سے کہاں لے آیا؟

یاد رکھئے کہ شیطان پڑھا لکھا جن ہے وہ ہر شخص کو اُس کے مزاج اور معیار کے مطابق بہکاتا ہے۔ جب اُس نے یہ دیکھا کہ اگر میں بُرا و سوسہ اس کے دل میں ڈالوں گا تو بے کار ہے اسلئے کہ یہ میرا کہنا نہیں مانے گا تو اُس نے و سوسہ پیدا کرنا ہی چھوڑ دیا۔ اب یہ شخص بے فکر ہو گیا، اب نامحرموں سے میل جول سے مجھ پر اسکا اثر نہ ہوگا اور پھر جب اس میل جول میں کہیں بے احتیاط ہوا تو پھر کچھ ملی ساری ریاضتیں اور مجاہدات ایک طرف رکھے رہ گئے۔

لہذا انسان کا سب سے بڑا دشمن اسکا نفس ہے جو کسی بھی وقت اُس سے جدا نہیں ہوتا اُس سے کسی وقت بے فکر نہیں ہونا چاہیے۔ خواہ نفس آپکو ولی ہی کیوں نہ نظر آئے مگر پھر بھی اُس سے بے اطمینانی نہیں ہونی چاہیے کہ یہ ہماری ولایت اس نفس کی مجبوری اور بے سروسامانی کی ہے۔  
مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ

نفس اژدھا است او کے مردہ است  
از غم بے آلتی افسردہ است

نفس تو ایک سانپ ہے وہ بھلا مردہ کب ہوتا ہے ہاں بے آواز ہونے پر بعض اوقات افسردہ ہو جاتا ہے۔

مولانا نے اس موقع پر ایک حکایت لکھی ہے کہ: حدتِ سردی میں ایک سانپ پکڑنے والے کا کسی پہاڑ سے گزر ہوا، دیکھا کہ ایک اژدھا پڑا ہے بالکل بے حس و حرکت، ہلا جلا کر دیکھا کوئی حرکت نہ تھی، سمجھا کہ مرا ہوا ہے، خیال آیا کہ اسے شہر لے چلو میرا کمال ظاہر ہوگا کہ میں نے اس کو یوں مارا اور لوگ میری بہادری کی تعریف کریں گے۔ چنانچہ اُسے شہر لایا اور خوب ڈیگیں ماریں۔ صبح صبح کا وقت تھا جب سورج طلوع ہوا اور گرمی اُس سانپ تک پہنچی تو اُس نے کروٹ لی تو سارے لوگوں کے ہوش اڑ گئے اور سب سے پہلے تو وہ صاحب ہی بھاگے کہ جو اُسے اٹھا کر لائے تھے۔

اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد مولانا فرماتے ہیں کہ اے شخص تو نے جو یہ سمجھا کہ میرا نفس راہ پر آگیا ہے تو یاد رکھ یہ نفس اژدھا ہے کہ جو صرف سردی کی وجہ سے مُردہ تھا لیکن فی الواقع زندہ تھا۔ اسی طرح تیرا نفس ہے کہ جو گناہ کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے نیک نظر آتا ہے لیکن اگر کبھی گناہ کا سامان میسر آ جائے تب اسکو دیکھنا کہ کیسا اس کی طرف لپکتا ہے؟

## یہ سخت بے لابی ہے

سورج کے ہوتے ہوئے موم بٹی سے روشنی لینے والا انتہائی بے ادب ہے۔ اللہ کے ہوتے ہوئے غیر اللہ پر فریفتہ ہو جانا اور اللہ کو بھول جانا ترکِ ادب ہے۔  
چمکا دڑ کو پھر آفتاب دشنی کی یہی سزا ملتی ہے کہ وہ اندھیروں میں لٹکی ہوتی ہے۔ یہ مومن، اہل بیتؑ کو ماننے والے باز شاہی، ان کو لکھا ہو گیا ہے کہ یہ بھی چمکا دڑوں کی طرح اندھیرے اور غلاظتوں میں پڑے ہیں۔ آفتاب کے ہوتے ہوئے چراغوں پر فریفتہ ہو رہے ہیں۔

## ناحرموں کی طرف دل کا جھکاؤ خطرناک ہے

جس طرح غیر محسوس ہلکی حرارت یا بخار خطرناک ہو سکتا ہے کہ آدمی اسکے علاج سے غافل رہتا ہے اسی طرح جس عورت یا مرد کی طرف نفس کا ہلکا سا بھی جھکاؤ یا میلان ہو اس سے آزادانہ میل جول بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اسلئے کہ شدید جھکاؤ یا میلان سے تو دیندار بھی بھاگتا ہے۔ مگر ہلکے جھکاؤ کے سبب اس احتیاط کی توفیق نہیں ہوتی۔ اس طرح ہلکے پھلکے زہر کو شیطان اس کی روح میں اتار رہتا ہے یہاں تک کہ نفس قوی ہو کر دیندار کو بھی بڑے بڑے گناہوں کی طرف نہایت آسانی سے کھینچ لے جاتا ہے۔ اب چاہے وہ زبان سے لاجور اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرتا رہے لیکن دل کو نا محرم کے خیالات سے خالی نہیں کرتا اور عزم و ہمت سے خالی کرنا بھی نہیں چاہتا لہذا یہ عدم خلوص، عدم تاثیر استعاذہ ہو جاتا ہے۔

ورنہ حق تعالیٰ کی شان تو یہ ہے کہ : اَمِنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ



ہر پریشان کی دعا کو قبول کرتے ہیں۔ (سورہ نمل، آیت ۶۲)

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (سورہ عنکبوت، آیت ۶۹)

جو ہماری راہ میں کوشش کرے گا ضرور بضرور ہم اپنے راستے اسکے لئے کھول دیتے ہیں۔

## آنکھوں کے گناہ کے ساتھ عبادت بے فائدہ ہو سکتی ہیں

بعض دینداروں کو اگر یہ کہا جائے کہ آپ تسبیحات بھی پڑھتے ہیں، مستحبات کی طرف بھی رجحان ہے اور بد نظری کا حرام؟ اس طرح آپ کے اعمال کا سارا نور ختم ہو جائے گا تو کہتے ہیں واہ صاحب واہ آپ تو ذکر کی طاقت اور نور کی توہین کر رہے ہیں ذکر کے نور کی طاقت کو ہمارے گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

دیکھا کس طرح شیطان نے اچھے اچھے الفاظ و جملوں کے چکر میں ڈال کر گناہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اسکی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی مریض کو ڈاکٹر طاقت کے انجکشن لگائے مگر کہہ دیکھئے فلاں چیز نہ استعمال کیجئے گا ورنہ انجکشن کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اب وہ مریض اگر کہے کہ واہ صاحب پھر طاقت کے انجکشن کا فائدہ ہی کیا ہوا۔ یہ سب نفس اور شیطان کا دھوکہ ہے اگر گناہ مضر نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ ہم کو کیوں منع فرماتے۔ جیسی حدیث رسولؐ بھی ہے کہ :

اتَّقُوا الْمُحَارِمَ تَكُنْ عِبَادَ النَّاسِ

حرام اعمال سے بچو تم سب سے عبادت گزار رہو گے

## خبردار! مجھ سے تمکین

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ اس گناہ کے آگے ہم مجبور ہو گئے ہیں یہ چھٹنا ہی نہیں ہے۔

تو جناب فلسفہ کا قاعدہ ہے کہ قدرت ضدین سے متعلق ہوتی ہے اگر نامحرموں کو دیکھنے کی آپکو طاقت ہے تو لا محالہ آپ کو نہ دیکھنے کی بھی قدرت حاصل ہے اور یہ بالکل عقلی ہے لہذا خود کو

دھوکہ نہ دیجئے۔ ایک بات اور بعض لوگوں کی طبیعت کی گندگی دیر تک نہیں جاتی تو ناامید نہ ہوں کیونکہ نفس کے بُرے تقاضے پر عذاب نہ ہوگا بلکہ مجاہدہ کا ثواب ملے گا۔

بُرے تقاضے پر جب تک عمل نہ کرے کچھ غم فکر کی بات نہیں چاہے تمام عمر یہ مجاہدہ و تکلیف رہے۔ نفس دراصل مجاہدہ سے گھبراتا ہے۔ اسلئے اسکی تکلیف کا خیال نہ کرے اپنے دل کی آواز کو توڑ دے لیکن حکم الہی نہ توڑے۔

کہ ان حسین صورتوں کو دیکھنے کی آواز کو توڑنے میں دیر نہ کرو۔ امر الہی کے مقابلے میں دل کی کچھ قیمت نہیں۔

ان شمس و قمر صورتوں سے نظر کو بچاؤ اور پھر قُرْب الہی کی لذت و حلاوت دل میں دیکھو۔

۔ توڑنے والے مہر و خورشید ہزاروں ہم نے

تب کہیں جا کے دکھایا ربّ زیبا تو نے

نامحرموں پر بُری نگاہ شیطان کے زہر آلودہ تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

حدیثِ قدسی میں ہے کہ حق تعالیٰ کا ارشاد رسولؐ نے نقل فرمایا ہے کہ (نامحرموں پر) بُری

نگاہ شیطان کے تیروں میں سے زہریلا تیر ہے۔

## عدمِ نظر نہیں بلکہ قصدِ عدمِ نظر ضروری ہے

بد نگاہی کے سلسلے میں عدمِ نظر سے بڑھ کر قصدِ عدمِ نظر ضروری ہے یعنی دیکھنے کا ارادہ نہ ہونا

بھی ضروری ہے۔ یعنی اہتمام سے ارادہ کر لے کہ میں کسی غلط جگہ نظر نہ کروں گا۔

اگر پہلے ہی نہ دیکھنے کا ارادہ ہوگا تو جیسے ہی نگاہ پڑے گی فوراً نگاہ ہٹا لے گا۔ کیونکہ ارادہ چکا تھا۔

جیسے بہت سے لوگ اذیت دے کر کہتے ہیں معاف کریں میرا ارادہ تکلیف دینے کا نہ تھا۔ یہ کافی

نہیں ہے ایذا رسانی کے گناہ سے بچنے کے لئے عدمِ ایذا کافی نہیں بلکہ قصدِ عدمِ ایذا ضروری ہے۔



## نفس کی ایک شرارت

بہت سے دکاندار ٹوپی پہنے آنکھوں میں سرمہ لگائے گاہک عورتوں کو بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں اور منہ سے بہن، اماں یا خالہ کہہ کر مخاطب ہوتے ہیں۔ یہ شرارتِ نفس کا بہانہ ہے۔ اس سے عورتیں بھی دھوکہ کھا جاتی ہیں کہ بھلا اسکی نیت کیسے بُری ہو سکتی ہے کہ یہ تو بہن یا اماں کہہ رہا ہے۔ یہ محض اپنے نفس کو دھوکہ دینا ہے۔

بعض لوگ ایسی بے پردہ عورتوں پر نگاہ بھر پور بھی ڈالتے ہیں اور زبان سے لاحول بھی پڑھتے رہتے ہیں اور اپنی دینداری کی ساکھ جمانے کیلئے اپنے ساتھیوں سے زمانہ اور معاشرے کی برائی پر تقریر بھی شروع کر دیتے ہیں۔ لہذا اگر لاحول پڑھنا اور تقریر کرنا ہی ہے تو ان کی طرف ایسی نگاہ ہی نہ کریں۔ پہلے آنکھوں کی حفاظت کریں پھر لاکھ تقریر کیجئے پھر ایسے لاحول پڑھنے کا وظیفہ نافع ہوگا۔ دیکھتے بھی رہنا اور لاحول بھی پڑھنا یہ اپنے نفس کو دھوکہ دینا ہے اور یہ عمل دلیلِ نفرت نہیں بن سکتا۔

## عورتیں بھی احتیاط کریں

اپنی نگاہوں کو خفی الامکان نامحرم کو غیر ضروری طور پر دیکھنے سے بچانا چاہئے، رسول اللہ کی ایک زوجہ اُمّ سلمیٰ فرماتی ہیں کہ میں ایک دن میمونہؓ (جو رسول اللہ کی ازواج میں سے ہیں) کے ساتھ پیغمبرؐ کی خدمت میں تھی۔ اتنے میں ایک نابینا صحابی ابن مکتومؓ تشریف لائے، رسولؐ نے فرمایا ”احتجب“ تم دونوں پردہ کرلو۔ ہم نے کہا کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ تو حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم دونوں انہیں نہیں دیکھ سکتی ہو؟ جیسی سورہ نور کی ۳۰ ویں آیت میں ہے کہ اے رسولؐ ایماندار عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچے رکھیں۔ (بخاری جلد ۱۰۴)۔

## ایک دوسرے شیطانی

بہت سے لوگ اسی خیال سے نامحرموں کو دیکھتے ہیں کہ اچھی طرح دیکھ کر دل کو خوب تسلی دے دی جائے تاکہ یہ خلش ختم ہو جائے جبکہ یہ سخت حماقت ہے۔ خلش ختم ہونے کے بجائے

اس میں اور اضافہ ہوتا ہے کیونکہ ایک تیر کے بعد دوسرا تیر کھانا زخم کو اور گہرا کرتا ہے، زخم کو بھرتا نہیں ہے۔

## چند نفسیاتی دعوے

﴿۱﴾ کبھی کبھی انسان پوری نظر سے نامحرم کو نہیں دیکھتا بلکہ گوشہ چشم سے دیکھ کر مزہ چکھ لیتا ہے۔ یہ عمل بھی دل کو خراب کرتا ہے نفس کی ان شرارتوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے، ذکر و فکر و عبادات کی محنت سے کمایا گیا نور اس غفلت سے ضائع ہو سکتا ہے۔

﴿۲﴾ بعض لوگ نگاہ نیچی کر کے تو گذر جاتے ہیں مگر دل میں اسکے تصور سے مزے لیتے ہیں۔ نگاہ چشمی کی حفاظت کے ساتھ ساتھ نگاہ قلبی کی حفاظت کا اہتمام بھی ہونا چاہیئے۔ یعنی دل کو بھی اُس سے ہٹالے۔

﴿۳﴾ کبھی سامنے چہرے سے تو انسان نگاہ بچا لیتا ہے مگر پیچھے سے اس کے لباس یا اعضاء پر نگاہ ڈالتا ہے اس طرح سے بھی نامحرم کا جسم اور لباس نہیں دیکھنا چاہیئے اور اس کو تاہی پر استغفار کرنا چاہیئے۔

کہا جاتا ہے کہ طفلِ روح کو شیطان کا دودھ پینے سے روکیں اسکے بعد ہی فرشتوں کے ساتھ تمہاری دوستی شروع ہوتی ہے۔

نفس مثل بچہ کے ہے اگر دودھ پینے کی عادت اس سے نہ چھڑاؤ گے تو وہ دودھ پیتے پیتے جوان ہو جائے گا اگر چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا۔ بُرے خیالات کے وسوسوں سے نہ گھبرائیں۔  
مولانا رومؒ فرماتے ہیں :

شہوتِ دنیا مثال گلخن است

کہ از وہام تقویٰ روشن است

دنیا کی خواہشات کی مثال آگ کی بھٹی کی طرح ہے کہ تقویٰ کا حمام اسی سے روشن ہوتا ہے۔



یعنی گناہوں کے بُرے بُرے تقاضے تقویٰ کی بھٹی کا ایندھن ہیں اُن کو اگر خدا کے خوف کے چولہے میں ڈال کر جلاؤ گے تو اس سے تقویٰ کی روشنی پیدا ہوگی اگر اس بُری خواہش پر عمل کر لیا تو گویا ایندھن کو کھالیا۔ ایندھن کھانے کیلئے نہیں جلائے کیلئے ہے۔ ایندھن کھانے کا انجام بُرا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے رسول خداؐ سے عرض کی یا رسول اللہ بعض لوگ ہم میں سے اپنے دل میں ایسے خیالات پاتے ہیں اور ایسی چیزیں پیش آتی ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جانا ہمیں زیادہ محبوب معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ اسکو زبان پر لائیں۔

آپؐ نے خوش ہو کر فرمایا : اللہ اکبر، اللہ کا شکر ہے کہ جس نے شیطان کے فریب کو وسوسہ ہی کی حد تک رہنے دیا، آگے نہیں بڑھنے دیا۔

## خُسنِ کبھی ہوا کے امتحان کا کرائش بھی ہوتا ہے

قومِ لوط کو عذاب دینے کیلئے خدا نے حضرت جبرائیلؑ، حضرت میکائیلؑ اور حضرت اسرافیلؑ کو تین حسین لڑکوں کی شکل میں بھیجا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خُسن کبھی امتحان کیلئے اور عذاب کیلئے بھی آتا ہے۔ لہذا نامحرم حسین شکلوں کو دیکھ کر ہوشیار ہو جائیے کہ کہیں ہمارے امتحانات کیلئے یا عذاب کیلئے نہ بھیجا گیا ہو۔

## حرامِ خوشی سے دل کانپ جانا چاہیے

ایک لکڑی تولنے کا ترازو ہوتا ہے ایک سونا تولنے کیلئے۔ لکڑی کے ترازو میں پاؤ، دو پاؤ رکھ دو، پتا ہی نہیں چلتا، ترازو کا کانا بھی نہیں ہلتا اور سونے کا ترازو سانس کی ہوا سے بھی ہل جاتا ہے۔ مومن کا دل بھی سونے کے ترازو کی طرح سے ہے جہاں ذرا حرامِ خوشی کی ہوا آئی وہیں دل کانپ جائے، دل کا ترازو ہل جائے۔ کیونکہ ایک اعشاریہ ایک ذرہ حرام لذت کو دل میں لانا اللہ سے دور ہو جانا ہے۔ لکڑی کے ترازو کی طرح دل بے حس نہیں ہونا چاہیے کہ گناہ کی حرام لذتوں کو در آمد کر رہے ہیں اور دل پر کچھ اثر ہی نہیں ہو رہا۔

## نگاہوں کی حفاظت کا حکم واسطے رسالت کیوں دیا گیا ؟

اللہ نے اپنے رسولؐ کو مخاطب کر کے فرمایا اے محمدؐ آپ اپنی اُمت سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچی کر لیں۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

کیا خدا براہ راست نہیں فرما سکتے تھے جبکہ نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ کا حکم براہ راست دیا لیکن پھر بھی اس حکم میں رسولؐ کو واسطہ بنایا کہ اے رسولؐ کہہ دیجئے۔ اس میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ جس طرح با حیا باپ اپنے بچوں سے ایسی بات خود نہیں کہتا بلکہ اپنے دوستوں سے کہلواتا ہے کہ ذرا میرے بیٹوں کو سمجھا دو کہ یہ بے شرمی والا کام نہ کریں تو اس میں رب العالمین کی حیا و غیرت بھی شامل ہے کہ رحمت اللعالمین سے کہلوا یا کہ اے محمدؐ آپ فرمادیں کہ میرے بندے نگاہوں کی حفاظت کریں۔

## اس گناہ پر اسرار کر کے دلا مومن کامل نہیں بن سکتا

جو شخص روزانہ رات بھر عبادت کرتا ہے، دن بھر تلاوتِ قرآن مجید کرتا ہے، ہر سال حج و عمرہ کرتا ہے لیکن نامحرموں کو دیکھنے سے باز نہیں آتا، بدنظری کرتا ہے، غیبت کرتا ہے، باوجود ان عبادات کے فاسق ہے کیونکہ ان عبادات اور اذکار کا حاصل ترکِ معصیت ہے جو یہ شخص انجام دے رہا ہے، ان گناہوں کے ساتھ عبادات کا اجر و ثواب ضائع کر رہا ہے۔

اگر مومن کامل ہے تو وہ اپنی شعاعِ بصریہ پر اللہ کی عظمت کو غالب رکھے گا اور اُچھتی ہوئی غیر اختیاری نظری ضرورتاً ڈالے گا، باریک اور تفصیلی نگاہ نہ ڈالے گا۔

## اللہ سے اتنا تو ڈریے جتنا کہ شیر سے ڈرتے ہیں

شیر سے ہم لوگ کتنا ڈرتے ہیں لیکن جو شیر کو پیدا کرنے والا ہے اُس سے کتنا ڈرتے رہنا



چاہیے؟ شیر جب دھاڑتا ہے تو زمین ہل جاتی ہے۔ اللہ کی ڈانٹ میں سوچئے کہ کیا آواز ہوگی؟ قیامت کے دن جب اعلان ہوگا۔ خُذُوهُ فَعَلُوهُ لَا تَمَّ الْجَحِيمَ صَلْوُهُ لَا (سورہ المائدہ - آیت ۳۰)

(پکڑو اس نالائق کو زنجیروں میں جکڑ دو پھر اس کو جہنم میں داخل کر دو)

کیا آواز ہوگی کیا قیامت کا دن ہوگا؟ آج نفس کے مزے کیلئے ہم لوگ سائنڈ کی طرح ہر کھیت میں منہ ڈالنے کیلئے تیار ہیں۔ دن رات ہزاروں نامحرموں پر بے کار نگاہیں ڈال رہے ہیں اسکا انجام کیا ہوگا، اسکی کوئی فکر نہیں۔

روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمیٰؓ نے ایک دفعہ رسول خدا سے پوچھا : یا رسول اللہ جنت میں حوریں زیادہ حسین ہوں گی یا مسلمان بیویاں ؟

رسول خدا نے فرمایا : اے امّ سلمیٰ جنت میں مسلمان بیویاں حوروں سے بھی زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ پوچھا ایسا کیوں ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا : کہ حوروں نے نمازیں نہیں پڑھی ہیں، روزے نہیں رکھے ہیں، شوہروں کی خدمت نہیں کی ہے، بچے جننے کی تکلیف نہیں اٹھائی ہے اور مسلمان عورتوں نے نمازیں پڑھی ہیں، روزے رکھے ہیں، حج کیا ہے، شوہروں کی خدمت کی ہے، بچے جننے کی تکلیف اٹھائی ہے۔

ان کی نمازوں، روزوں اور ان کی عبادت کی وجہ سے ان کے چہروں پر اللہ اپنا نور ڈال دے گا، جو اضافی ہوگا، حوروں کے اندر وہ نور نہیں ہوگا اور اللہ جس پر اپنا نور ڈال دے اسکے حسن کا کیا عالم ہوگا۔

دنیا کی زندگی چند دن کی ہے۔ اگر سفر میں کہیں اچھی چائے نہ ملے تو آپ کہتے ہیں کہ اے میاں جیسی بھی ہے پی لو۔ گھر چل کر اچھی والی چائے پیئیں گے۔ تو دنیا بھی ایک جائے سفر ہے۔ جیسی شریک حیات مل جائے اُس کے ساتھ نباہ دو، جنت میں یہ حوروں سے زیادہ حسین بنادی جائیں گی۔ یہ نہ ہو کہ شریک حیات میں کسی کمی کو حرام نگاہوں سے پورا کیا جائے۔

وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُهُ وَهُوَ أَحْسَنُ لَكُمْ (سورہ بقرہ، آیت ۲۱۶)

”بعض چیزوں کو تم ناپسند کرتے ہو اور اس میں تمہارے لئے خیر ہوتی ہے۔“ ہو سکتا ہے کہ آپ کو شریکِ حیات کی شکل اتنی پسند نہ ہو لیکن کیا عجب کہ اُس کے بطن سے خدا کوئی بڑا عالم، مثنیٰ و صالح انسان پیدا کر دے جو قیامت کے دن آپ کے کام آئے۔ بعض اوقات زمین اتنی جاذبِ نظر نہیں آتی مگر اس سے بہترین فصل تیار ہوتی ہے۔ رنگ و روغن مت دیکھئے کہ خدا نے انکی خلقت کی ہے۔ بس اپنی نگاہوں کی حفاظت کیجئے۔

### ایمان کی دولت چھین نہ جائے

جس مکان میں دولت ہوتی ہے اس میں مضبوط تالہ لگاتے ہیں اور جس کے دل میں ایمان کی دولت ہوتی ہے وہ آنکھوں کا تالہ مضبوط لگاتا ہے یعنی نظر کی حفاظت کرتا ہے اور جو نظر کی حفاظت نہیں کرتا، یہ دلیل ہے کہ اس کا دل و ایمان ہے، اس میں ایمان کا خزانہ نہیں ہے۔

جس ہرن میں مُشک پیدا ہو جاتا ہے اسکو پتا چل جاتا ہے کہ میری ناف میں مُشک پیدا ہو گیا ہے پھر وہ سوتا نہیں ہے کھڑے کھڑے اونگھ لیتا ہے اور چونکا رہتا ہے کہ کہیں میرا مُشک کوئی چھین نہ لے۔ بس جس کو دولتِ ایمان نصیب ہوتی ہے اس کو ہر وقت اپنے قلب و نظر کی حفاظت کرنی ہے۔ ہر وقت چونکا رہنا ہے کہ کہیں کوئی نامحرم نہ آجائے جو میرے ایمان کو چھین لے۔ پس جس کو اپنے قلب و نظر کی پاسبانی کی توفیق نہ ہو سمجھ لے کہ ابھی اسکے دل کو ایمان کا مُشک عطا نہیں ہوا۔

### اللہ کا راستہ جلد ملے لکڑے کا نسخہ

اللہ کا راستہ جلد ملے کرنے کیلئے اور کامل مومن بننے کیلئے ہوائی جہاز اڑانے کی طرح سے چند چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ رن وے ہو ..... اسی طرح اللہ تک پہنچنے کیلئے بھی شریعتِ اسلام کا رن وے ہے۔

۲۔ جہاز کا کوئی پائلٹ ہو ..... یہ عالم باعمل اور رہنما ہے۔



صحنہ پائلٹ مخلص ہو ..... پیٹو اور چکر باز نہ ہو ورنہ مکہ، مدینہ کے بجائے واشنگٹن لے جائے گا۔ جنت کے بجائے دوزخ میں لے جائے گا۔

صحنہ جہاز کے ٹیک آف کیلئے پیٹرول بہت زیادہ چاہیے ..... کیونکہ جہاز میں مٹی کے اجزاء جیسے لوہا، پیتل، دھاتیں یہ سب زمین کی چیزیں ہیں اور ہر چیز اپنے مرکز اور مستقر سے وابستہ رہنا چاہتی ہے۔ لہذا جہاز کو اسکی فطرت کے خلاف فضا میں اڑانے کیلئے بہت زیادہ پیٹرول کی ضرورت ہے۔ جسم مٹی کا ہے اپنی فطرت سے مٹی کی چیزوں پر فنا ہونا چاہتا ہے اسکو اللہ کی طرف اڑانے کیلئے ایمان کا بہت زیادہ پیٹرول درکار ہے۔ اتنی زیادہ اسٹیم ہو کہ ہم اڑ جائیں۔ ایمان کی اسٹیم، گناہوں سے دوری، ذکر خدا کی پابندی اور نفس کی مخالفت سے حاصل ہوتی ہے۔

صحنہ جہاز کی پیٹرول کی ٹنگی میں کوئی دشمن فائر کر کے سوراخ نہ کر دے ورنہ جہاز کے پر نچے اڑ جائیں گے۔ لہذا بد نظری کے شیطانی وز ہریلے تیر سے رُوح کے جہاز میں سوراخ نہ ہونے دیجئے، کسی نامحرم کو بُری نگاہ سے نہ دیکھئے، دل میں غیر اللہ کے ہم کو نہ آنے دیجئے۔ بد نظری کا ارتکاب قلب و رُوح کے جہاز میں جو خدا کی طرف لُڑ رہا ہے، سوراخ کرنا ہے جس سے ساری ترقی خاک میں مل جائے گی اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ناممکن ہو جائے گا۔

لَذَّتْ عَارِضِي لِي عَزَّتْ دَائِمِي گئی

یہ ہے گناہ کا اثر، راحتِ زندگی گئی

## تمام کائنات کے احسن سے زیادہ حسین کی طرف متوجہ ہو جائیے

پروردگار عالم سارے حسینوں سے احسن ہے۔ اے حسینوں کے چکر میں رہنے والو اگر تمہیں احسن پرستی ہی کا ذوق ہے تو سارے حسینوں سے بڑھ کر حسین کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ کائنات کے پروردگار کی خوشبو پا کر تم سارے لیلائے کائنات سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔ احسن اسم تفضیل ہے، حسین سے افضل ہے لہذا جب کبھی نفس میں حسینوں کی طرف جستجو پیدا ہو تو

احسن کام میں لگ جایا کرو۔ جب احسن سامنے ہوگا تو حسین کی طرف توجہ نہ ہوگی۔

## تکمیلِ لا الہ الا اللہ کیسبِ معافی

اللہ کو چھوڑ کر غیر اللہ سے دل لگانے والا اللہ سے خود کو محروم کرتا ہے کیونکہ اللہ نے کلمہ میں شرط لگا دی کہ پہلے تکمیل کرو پھر سارا عالم لا الہ الا اللہ سے بھرا ہوا پاؤ گے۔ خدا جسکو لا الہ کی تکمیل کی توفیق دیتے ہیں پھر وہ غیر اللہ پر نظر نہیں ڈالتا اور نگاہوں کو بچا کر زخمِ حسرت کھاتا ہے اور غمِ تقویٰ اٹھاتا ہے۔ اللہ جب ملتا ہے جب لا الہ کی تکمیل ہو جو غیر اللہ سے جان نہ چھڑا سکا وہ کیسے اللہ کو پائے گا؟ اللہ نے کلمہ اور ایمان کی بنیاد میں لا الہ کو مقدم کیا ہے کہ میں خالقِ عطرِ عود ہوں لیکن تم غیر اللہ کی نجاست و غلاظت کے ساتھ میری خوشبوئے قرب چاہتے ہو۔ یہ ناممکن ہے، پہلے لا الہ کی تکمیل کرو۔ پتھروں کے الہ سے تو تم کلمہ کی برکت سے بچ گئے لیکن جو چلتے پھرتے الہ ہیں یعنی حسین صورتیں و نامحرم اُن سے تم نے کہاں اپنے دل کو بچایا ہے۔ یہ الہ بھی باطل ہیں۔

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ (صورۃ فرقان، آیت ۴۳)

اے رسول! آپ نے ان کو دیکھا جو اپنے نفس کی خواہش کو الہ بنائے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ بد نظری کو آنکھوں کا زنا فرماتے ہیں لہذا یہ نامحرم کی طرف التفات بھی الہ باطل ہے اُن کو بھی دلوں سے نکالو تب لا الہ کی تکمیل ہوگی۔ تکمیلِ لا الہ کے بغیر لا الہ کی تجلیات سے تمہارا قلب محروم رہے گا۔

## دلِ اللہ کیلئے دل کیسے کہا جاتا ہے؟

کبھی کے بھی پر ہیں لیکن اُس کے پردوں کو کسی نے تسلیم نہیں کیا کیونکہ غلاظت پر گرتی ہے اور جو پروانے روشنی پر فدا ہو رہے ہیں اُن کے پردوں کو پوری کائنات نے تسلیم کر لیا کہ یہ پروانے ہیں۔ اس طرح جو لوگ مرنے والوں پر مرتے ہیں اُن کو اہلِ دل نہیں کہا جاتا کیونکہ اُن کے دل مٹی میں مل کر مٹی ہو چکے ہیں اور جن کے دل اللہ پر فدا ہو گئے اُن کو کہا جاتا ہے کہ یہ اہلِ دل ہیں۔



## خدا کے عشق میں لوگوں نے جانیں دی ہیں

آج ہمیں غصہ بصر کا حکم بہت بھاری معلوم ہوتا ہے۔ یعنی نگاہ بچانا بہت مشکل ہے۔ خدا کے عاشقوں نے تو خدا کیلئے اپنی جانیں تک دی ہیں اور ہم اللہ کیلئے ایک نظر نہیں بچا سکتے۔ مومن کی شان کے خلاف ہے کہ وہ اللہ کو بھول جائے۔ اگر حیا و شرم خدا سے ہو تو بندہ یہ گناہ کر کے کبھی خدا کو ناراض نہ کرے۔

حیا کی تعریف ہی یہ ہے کہ تمہارا مولیٰ تم کو نافرمانی کی حالت میں نہ دیکھے تب سمجھ لو کہ یہ بندہ حیا اور شرم والا ہے۔ آج کسی بد نظری کرنے والے کو آپ بے حیا کہہ دیں تو وہ مرنے مارنے پر تیار ہو جائے گا لیکن اللہ کے نزدیک وہ بے حیا ہی رہے گا۔ جو اللہ سے یہ گناہ کرتے ہوئے نہیں شرماتا وہ حیا دار کب ہے؟

## نکاح نے طاعن پر نکاح دے دیے

حضرت ابراہیمؑ نے سورج، چاند کو غروب ہونے کو دیکھ کر فرمایا تھا۔

لَا أُحِبُّ الْأَفْلَیْنِ (سورۃ انعام، آیت ۷۶)

ہم فنا ہونے والوں سے محبت نہیں کرتے

سچ ہے کہ جو باز ہر وقت بادشاہ کی کلائی پر رہتا ہے تو اس قرب شاہی کے سبب اس کا حوصلہ اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ وہ جنگل میں بجز شیر ز کے کسی اور جانور کا شکار کرنا اپنی توہین سمجھتا ہے۔ وہ تو گدھ ہوتے ہیں جو پر پھیلائے ہوئے مردہ لاشوں سے چٹے ہوتے ہیں۔ اس طرح جو اس دنیا کی فانی صورتوں کے عاشق ہیں ان کا حوصلہ اتنا پست و ذلیل ہو جاتا ہے کہ گدھوں کی طرح سے مردہ لاشوں سے لذت کشی ان کا شعار اور مقصدِ حیات بن جاتا ہے۔ لیکن مومن کامل کی روح جو شہباز معنوی ہے وہ دین کی شکار گاہ میں مثل حضرت ابراہیمؑ لَا أُحِبُّ الْأَفْلَیْنِ کا نعرہ بلند کرتی ہے اور بجز اللہ کے کسی کا رخ نہیں کرتی، بجز رضائے الہی کے کسی چیز کو محبوب نہیں رکھتی۔

مثل حضرت ابراہیمؑ آپ بھی ملکِ یقین میں قدم رکھیں، خدا کی ذات اور اسکے وعدے سب یقینی ہیں۔ جو چیزیں نظر آرہی ہیں، فانی ہیں اللہ باقی ہے لہذا آپ بھی کہیں کہ ہم فنا ہونے والوں سے محبت نہیں کرتے اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

## حرام کا مقدمہ بھی حرام ہوتا ہے

بد نظری دیگر حرام کاموں کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ اس لئے شریعت نے حرام کے مقدمہ کو بھی حرام قرار دیا ہے کیونکہ نفس کا مزاج فقط نظر بازی پر اکتفا نہیں کرتا۔ نظر بازی کے بعد اسکے اور لوازم شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ دیگر حرام کاموں تک لے جائے گا۔ اسی لئے احادیث میں بد نظری کو آنکھوں کا زنا قرار دیا گیا ہے۔

## شرافت و عزت کی بچوں سے لگائیں

بعض بچوں کی تربیت اتنی عمدہ ہوتی ہے کہ جب کوئی انہیں ثانی یا مٹھائی یا پیسے دے تو وہ اپنے باپ کی طرف دیکھتے ہیں کہ باپ کی کیا رائے ہے؟ اگر باپ آنکھ یا گردن کے اشارے سے کہہ دے کہ لے لو تو وہ لے لیتا ہے۔ اسی طرح ہمارے سامنے بھی جب یہ نامحرم صورتیں مثل مٹھائی یا ثانی کے آجائیں تو ہم بھی خدا کی طرف دیکھیں اے رب العالمین آپ کا کیا حکم ہے آیا دیکھوں یا نہ دیکھوں اور یَغْضُؤْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (سورہ نور آیت ۳۰) ”نکالیں نیچی کرلو کی آواز کان میں سن لو لیکن آہ ہم کتنے چھوٹے ہو گئے کہ چھوٹے بچے تو اپنے پالنے والے باپ کا اتنا خیال کریں کہ اسکی مرضی کے خلاف نہ ہو اور جو ہمارا اصلی پالنے والا ہے اسکا کیا حق ہونا چاہئے؟ خدا بھی کتنا خوش ہوگا کہ میرا بندہ میری مرضی پر مرتا ہے۔ میری ناراضگی کی وجہ سے اپنی خوشی کو خاطر میں نہیں لاتا۔

## لا تکرہوا فی اادھار فیہم و لا تکرہوا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنت تو ادھار ہے یہ مولوی لوگ بلا وجہ نقد لذت سے چھڑواتے ہیں



لیکن دوستو! جنت تو ادھار ہے لیکن مولا تو ادھار نہیں ہے۔

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ

تم جہاں بھی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ (سورۃ الحدید، آیت ۴)

جنت ادھار ہے میں تو نقد ہوں، ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں۔ میں خالق جنت ہوں۔ جس کے پاس خالق جنت ہو، وہ جنت سے زیادہ نہیں پائے گا؟ جنت تو آخرت میں ملے گی ہی لیکن میرے قُرب کی لذت جنت کی تمام لذتوں سے زیادہ دنیا ہی میں پالو گے۔

### اللہ کی دوستی کی بنیاد گناہ چھوڑنے پر ہے

بہت سے لوگ مستحبات پر زور و شور سے عمل کرتے ہیں لیکن گناہ چھوڑنے کا اتنا اہتمام نہیں کرتے جبکہ اللہ کی دوستی کی بنیاد کثرتِ مستحبات پر نہیں صرف گناہ چھوڑنے پر ہے۔ ایک شخص ایک لاکھ دفعہ ذکرِ خدا اور ہر سال حج و عمرہ کرتا ہے لیکن سڑکوں پر، T.V. میں، کسی بھی جگہ نامحرم کو نہیں چھوڑتا، بد نظری کرتا ہے۔ ایسا شخص کبھی ایمان کی حقیقی لطافت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ قلب میں نامحرموں کا نمک حرام ہو اور اللہ کا سلام و پیام ہو یہ ناممکن ہے۔ نافرمانی اور نسبتِ مع اللہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

ایسے سالکین کو لہو کے نیل کی طرح ہیں۔ کو لہو کا نیل جہاں سے چلتا ہے وہیں پر آ کر رُک جاتا ہے۔ چاہے یہ ساری عمر چلتا رہے لیکن رہے گا وہیں کا وہیں۔ اسی طرح بعض دینداروں کو شیطان نے بیوقوف بنا رکھا ہے کہ اللہ اللہ بھی کرتے رہو اور گناہ بھی مت چھوڑو مرنے کے بعد تو گناہ چھوٹ ہی جائیں گے۔ کیا کوئی مُردہ بد نظری کر سکتا ہے؟ جی نہیں لیکن کوئی اجر نہیں کیونکہ اب تو وہ مجبور ہے گناہ کر ہی نہیں سکتا لہذا مرنے کے بعد گناہ چھوٹنے پر کوئی ثواب نہیں۔ جیتے جی گناہ چھوڑ دو تو بات ہے۔ اگر ایک آدمی مر جائے اور اس پر بمباری ہو اور جسم کے پر نچے اُڑ جائیں تو کیا اُسے شہادت ملے گی؟ زندگی میں اگر اللہ کی راہ میں قتل ہو جاؤ تب شہادت ملتی ہے۔

مردوں کی شہادت قبول نہیں۔ لہذا مرنے کا انتظار نہ کیجئے جیتے جی اللہ پر فدا ہو جائیے گناہوں کو چھوڑ دیجئے پھر دیکھئے کہ قلب کو اللہ کے قُرب کی کیا لذت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا ہی میں جنت کا مزہ آنے لگے گا۔

### ایمان کی حفاظت کیلئے گناہوں سے بچنا ضروری ہے

گناہوں سے بچنے سے تقویٰ کا نور پیدا ہوتا ہے جو تقویٰ کا اہتمام نہیں کرتا وہ نورِ ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔ جیسے ٹنکی پانی سے بھر لی جائے لیکن سارے گھر کے ٹل گھلے چھوڑ دیئے جائیں تو سارا پانی ضائع ہو جائے گا۔ اسی طرح نورِ ایمان آجانے کے بعد دل اسکے نور سے بھر گیا لیکن اگر آنکھوں کی ٹونٹی گھلی چھوڑ دی، بد نظری کر لی، زبان کا ٹل گھلا چھوڑ دیا یعنی غیبت کر لی، کانوں کا ٹل گھلا چھوڑ دیا یعنی گانا سُن لیا تو ایسا نے ایمان کے نور کو ضائع کر دیا۔ نورِ ایمان کی حفاظت کے لئے گناہوں سے بچنا بہت ضروری ہے۔

### تمام اعمال کو اللہ کیلئے استعمال کیجئے

اللہ نے غذا اس لئے دی ہے کہ اُس سے خون بنے، توانائی آئے، اُس توانائی سے آنکھوں میں قوتِ دیدنی، کانوں میں قوتِ شنیدنی، زبان میں قوتِ گفتنی، ہاتھوں میں قوتِ گرفتاری اور پاؤں میں قوتِ رفتاری آئے اور ان ساری قوتوں کو اللہ کی راہ میں استعمال کیا جائے۔ لہذا کان سے وہی سنیں جس سے مالک خوش ہو، آنکھوں سے وہی دیکھیں جس سے مالک ناراض نہ ہو۔

### رسولِ خدا کی بدعتوں سے بچیں

رسولِ خدا نے بد نظری کرنے والوں کیلئے فرمایا ہے کہ:

لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ

اللہ لعنت فرماتے ہیں بد نظری کرنے والے پر اور جو بد نظری کی دعوت دے۔

(یعنی جو بے پردہ پھرے اُس پر بھی)



لوگ دوسروں کی بددعاؤں سے کتنا ڈرتے ہیں بد نظری کرنے والے بھی سید الانبیاء کی بددعا سے ڈریں۔

## عورت کیلئے سب سے بہتر کیا ہے ؟

رسول خدا نے جب یہ سوال کیا کہ عورت کیلئے سب سے بہتری اور بھلائی کی بات کس میں ہے؟ تو کوئی اس کا جواب نہ دے سکا سوائے شہزادیٰ کونین کے۔ فرمایا: عورت کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ نامحرم مردوں کو نہ دیکھے اور نہ نامحرم مرد اسے دیکھیں۔

جب رسول خدا کو یہ جواب پتا چلا تو فرمایا کہ کیوں نہ ہو فاطمہؓ میرا لکڑا ہے گویا فاطمہؓ کا یہ جواب میری تربیت ہی کا نتیجہ ہے۔

یقیناً حضرت فاطمہؓ کے اس فرمان میں عورتوں کی حقیقی بھلائی ہے۔

## بے پردگی میں عورتوں کا نحو کا نقصان ہے

عورتیں اگر حجاب اسلامی سے روگردانی کر جائیں اور مردوں کی آلودہ نگاہوں کا نشانہ بنتی رہیں تو اس طرح مردوں کی خواہشات و شوق پورے ہوتے رہیں گے جو مردوں کیلئے دیر سے شادی کرنے کا سبب بنے گا۔ ایسی صورت میں معاشرہ پر بُرا اثر پڑے گا اور خود عورتوں ہی کا نقصان ہوگا اور اس طرح روز بروز کنواری اور طلاق یافتہ عورتوں میں اضافہ ہوتا ہی چلا جائے گا۔

جب عورت کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اس کا شوہر بد نظری کا عادی ہے اور وہ نامحرم عورتوں کو تاکتے ہیں تو وہ بھی آہستہ آہستہ بے غیرتی کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور اس طرح بُرائی و گناہ کا دو طرفہ دروازہ کھل جاتا ہے۔

بے پردہ عورت اللہ کے نزدیک کوئی عزت نہیں رکھتی  
(رسول خدا)

## عورتیں گھر سے باہر کس اور کس لباس میں نکلیں

رسول خدا فرماتے ہیں ”عورت کیلئے مناسب نہیں ہے کہ گھر سے باہر نکلنے پر اپنے لباس کو نمایاں کرے“ (فروع کافی)

عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے لباس و جسم کے بارے میں لاپرواہی سے کام نہ لیں اور خود کو ذلیل و پست افراد کی نگاہوں کا نشانہ نہ بننے دیں اور اپنی عزت و آبرو کا خیال رکھیں کیونکہ حجاب اور غیرت لازمی ہیں۔

امام صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس میں حیاء نہ ہو اُس میں ایمان نہیں ہے (بحار جلد ۱)۔  
رسول اللہ فرماتے ہیں کہ جوشہ ہر اپنی بیوی کے سسلے میں غافل ہو اور اسکے پردے اور عفتِ نفس کے بارے میں خیال نہ رکھے تو ایسا شوہر بدوث (بے غیرت) ہے۔ (فتاویٰ رضا)۔

رسول فرماتے ہیں کہ جوشہ ہر اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا خدا اُسے منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ حضورؐ سے پوچھا گیا کہ اس اطاعت سے کیا مراد ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: عمومی تماموں، شادیوں، محافلوں اور عزراخانہ کی مجلسوں میں باریک لباس پہن کر جانے کی خواہش کو مان لے (فروع کافی جلد ۵)۔  
پیغمبر اسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ دو گروہ ایسے آتش جہنم میں جانے والے ہیں جن کے لئے میں کوئی فکر نہیں کروں گا اور اس میں سے ایک گروہ ان عورتوں کا ہے جو لباس تو پہنتی ہوں گی لیکن (باریک ہونے کی وجہ سے) وہ برہنہ ہوں گی، یہ عورتیں شہوت کی طرف مائل ہوتی ہیں اور مردوں کی توجہ اپنی جانب کرتی ہیں۔۔۔۔۔ یہ عورتیں نہ صرف یہ کہ جنت میں نہیں جائیں گی بلکہ جنت کی خوشبو جو انتہائی دور سے بھی سونگھی جاسکتی ہے، بھی نہ سونگھ سکیں گی۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہؑ زہراؑ کے ساتھ جب رسولؐ کے گھر پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ آپ پر شدید گرمی طاری ہے۔ میں نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کیوں گرمی فرما رہے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا اے علیؑ میں نے شبِ معراج عورتوں پر مختلف ہونے والے عذابوں کا مشاہدہ کیا ہے، اس وجہ سے گرمیہ کر رہا ہوں۔ (ان میں سے چند کے بارے میں فرمایا)



میں نے دیکھا کہ ایک عورت کو بالوں سے پکڑ کر لٹکایا گیا ہے اور گرمی کی شدت سے اُسکے سر کا مغز پگھل پگھل کر بہہ رہا ہے اور میں نے دیکھا کہ ایک عورت اپنے جسم کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہی ہے اور میں نے دیکھا کہ ایک عورت کے جسم کو جگہ جگہ سے کاٹ کر جُدا کیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

یہ سن کر نبی فاطمہ زہراؑ نے عرض کیا بابا جان ان عورتوں کے وہ کون سے اعمال تھے جن کی وجہ سے اللہ نے اُن پر ایسے عذاب مسلط فرمائے تو رسول اللہؐ نے فرمایا!

وہ عورت جسے بالوں سے پکڑ کر لٹکایا گیا تھا اور گرمی کی شدت سے اُسکے سر کا مغز پگھل پگھل کر بہہ رہا تھا، اس وجہ سے تھا کہ وہ دنیا میں اپنے سر کے بالوں کو نامحرموں سے نہیں چھپایا کرتی تھی۔ وہ عورت جو اپنے جسم کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دنیا میں اپنے جسم کو نامحرموں کے لئے سجا یا کرتی تھی اور وہ عورت جس کے جسم کو جگہ جگہ سے کاٹ کر جُدا کیا جا رہا تھا اس وجہ سے تھا کہ وہ دنیا میں اپنے آپ کو غیر مردوں کو دکھاتی تھی تاکہ آوارہ مرد اُسکی طرف مائل ہوں۔

(میون اخبار الزما جلد ۲)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ ایک دفعہ اپنے گھر آئے تو آپکی نظر ایک مرد یا مردکی شبیہ پر پڑی تو غیرت کے جذبے سے سرشار ہو کر پوچھا کہ اے بندہ خدا تم کس کی اجازت سے اس گھر میں داخل ہوئے تو اس نے جواب دیا ”اس گھر کے پروردگار کی طرف سے“ ابراہیمؑ سمجھ گئے کہ یہ جبرائیلؑ ہیں اور خدا کا شکر ادا کیا کہ کوئی نامحرم ان کے گھر میں داخل نہیں ہوا ہے۔

رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ میرے جذبہ بزرگوں ابراہیمؑ غیرت مند تھے اور میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں۔ حق تعالیٰ مومنین میں سے اُسکی ناک رگڑ دیتا ہے (یعنی ذلیل کر دیتا ہے) جو غیرت نہیں کرتا۔

(وسائل الشیعہ، جلد ۱۴)

سفیہ البھار میں حضرت موسیٰؑ کی تعریف میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ اتنے غیرت مند تھے کہ اپنے دوستوں کے ہاں بھی زیادہ آمد و رفت نہیں کیا کرتے تھے تاکہ کوئی ان کی وجہ کو نہ دیکھ سکے۔

ایسے اعمال و قوانین نہیں بلکہ اخلاق انبیاء کا حصہ ہیں۔ عورتوں کو بھی اپنی اہمیت کا احساس کرنا ہوگا اور گزریوں کی طرح بننا سنورنا اور بے معنی مغربی طرز کی زندگی سے باہر نکلنا ہوگا۔

ایک ماہرِ عمرانیات جس نے الجزائر کے انقلابی معاشرے کا گہرا تجزیہ کیا، غیر مسلم ہونے کے باوجود لکھتا ہے کہ

”وہ عورت جو باہر دیکھ سکتی ہو لیکن خود دکھائی نہ دیتی ہو، کچھ کہے

بغیر استعمار کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے“

امام خمینیؑ نے قم کی باحجاب خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

”آپ علم حاصل کیجئے اور خود کو اخلاقی اعمال سے آراستہ کیجئے، آپ کا دامن ایک مدرسہ ہے جس میں

عالی مرتبت جوانوں کی تربیت ہونی چاہیے۔ (روزنامہ کیمان ۱۱ اپریل ۱۹۷۹ء)

امام خمینیؑ نے ایک اور مقام پر فرمایا ”خواتین نے شرعی پردے میں رہ کر پہلے سے کہیں زیادہ آزادی

حاصل کر لی ہے۔ (صحیحہ نور جلد ۱۱)

## نامحرمین کے لیے اسلام کا حلال

مندرجہ ذیل مسائل سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اسلام محرم و نامحرم کے معاملے میں کتنی سختی کا قائل ہے۔

۱۔ روزانہ نماز کے ذریعے دن و رات میں کئی بار خواتین کو پردے کا عملی سبق سکھایا جاتا ہے۔

۲۔ بلکہ اگر کوئی نامحرم نہ بھی دیکھ رہا ہو تب بھی نماز میں تقریباً اسی انداز میں جسم چھپانے کا حکم ہے۔

۳۔ فقہاء کے نزدیک اگر کوئی نامحرم آواز سن رہا ہو تو عورت سے تقاضا ہے کہ وہ بلند آواز سے پڑھی

جانے والی نمازوں کو بھی آہستہ پڑھے۔

۴۔ عورت کے لیے مستحب ہے کہ وہ رکوع میں زیادہ نہ جھکے۔

۵۔ حالتِ سجدہ میں اپنے جسم کو سمیٹ لے۔

۶۔ قیام کی حالت میں پاؤں کو ملا کر رکھے۔

۷۔ مرد کے آگے نہ کھڑی ہو۔

۸۔ اگر کسی عورت کو معلوم ہو کہ کوئی نامحرم اسے بُری نگاہ سے دیکھ رہا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ



وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو بھی چھپائے۔

۱۰ عورت کا نامحرم مرد سے نازنخرے یا ایسے لہجے میں بات کرنا کہ جس سے اسکے دل میں بُرائی کی خواہش پیدا ہو جائے، حرام ہے۔

۱۱ خُشی الامکان علاج کے لئے عورت ڈاکٹر کی تلاش کرے۔

۱۲ بعض فقہاء میٹیز سمجھدار نابالغ بچے سے بھی پردہ کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔

۱۳ عورت کا زیب و زینت اور میک اپ کر کے نامحرم کے سامنے آنا حرام ہے۔

۱۴ مرد نے اگر معمول سے زائد اپنے جسم کو کھولا ہوا ہو تو عورت کے لیے اسے دیکھنا حرام ہے۔

۱۵ نامحرم مرد عورت کا آپس میں ہاتھ ملانا جائز نہیں ہے۔

۱۶ عورت کا نامحرم کے لیے خوشبو لگا کر نکالنا حرام قرار دیا ہے اور واپس آنے تک فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۱۷ مسلمان عورت کسی کافرہ عورت کے سامنے اپنے جسم کو کھولنے سے اجتناب کرے کہ وہ کہیں کسی نامحرم سے اس کا ذکر کرے۔

۱۸ مرد کو چاہیے کہ عورت کو پیچھے سے بھی نہ دیکھے۔ ابو بصیرؓ نے ایک دفعہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا ”ایک عورت جارہی ہو اور مرد اُسے پیچھے سے دیکھ لیتا ہے، کیا اس میں کوئی حرج ہے؟“

امامؑ نے فرمایا

”آیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ کوئی مرد تمہاری بیوی کو اس طرح دیکھے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو

امامؑ نے فرمایا

”جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو (وسائل الشیعہ)

۱۹ خُشی اُن اعضاء کو جو نامحرم عورت سے جدا ہو گئے ہوں اُن کا دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ سوائے

دانت اور ناخن کے۔ کچھ فقہاء نے تو نامحرم کے ٹوٹے ہوئے بالوں کو دیکھنا بھی ناجائز قرار دیا ہے۔

۲۰ مرد جو ان عورت کو سلام میں پہل نہ کرے۔

۴۱ اگر کوئی عورت کسی جگہ بیٹھی ہو پھر وہاں سے اُٹھ جائے تو جب تک وہ جگہ گرم ہو وہاں کوئی نامحرم مرد نہ بیٹھے۔

۴۲ نامحرم مرد و عورت کا ایسے مقام پر رہنا جہاں کوئی اور نہ ہو اور نہ ہی آسکتا ہو، منع ہے خواہ یہ دونوں عبادت ہی میں کیوں نہ مشغول ہوں۔

۴۳ اگر کوئی مرد کسی نامحرم عورت کو پہچانتا ہو تو اس کے بے پردہ فوٹو کو نہیں دیکھ سکتا۔  
۴۴ امام محمد باقرؑ نے ایک شخص کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تو بہ کرو کہ اب دوبارہ نامحرم عورت سے مذاق نہیں کرو گے (بحار جلد ۴۶)

۴۵ ایک شخص امام علی رضاؑ کے پاس اپنے رشتہ داروں کے ساتھ موجود تھا۔ اس اثناء میں ایک بچی اُس محفل میں آئی۔ سب نے بچی کو پیار سے اپنے پاس بلایا۔ جب یہ بچی امامؑ کے قریب آئی تو آپ نے اسکی عمر کے بارے میں پوچھا، ان لوگوں نے بتایا کہ یہ پانچ سال کی ہے تو امامؑ نے اُسے اپنے سے دور کر دیا۔ (فروع کافی، جلد ۵)

### ہفت سرائی کی حیثیت سے پردوں کے گھر میں جہانگاہ

جامع الاخبار میں ہے کہ : جب بھی کوئی اپنے ہمسائے کے گھر میں دیوار کے سوراخ یا چھت پر سے عورت کے بدن یا بالوں کو دیکھے یا اس طرح کوئی عورت اپنے ہمسایہ مرد کے پوشیدہ راز کو دیکھے تو خدا کیلئے سزاوار ہے کہ اُس کو دنیا میں مسلمانوں کے راز فاش کرنے والے منافقین کے ساتھ جہنم میں ڈال دے اور ایسا شخص اس وقت تک دنیا سے نہ اُٹھے گا جب تک خدا اُس کو رُسوانہ کر دے۔ اس کے علاوہ خدا آخرت میں اس کے پوشیدہ مقامات کو تماشا دیکھنے والوں کیلئے آشکار کر دے گا۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس تہذیب و تمدن میں جو دنیا کی دوسری تہذیبوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے عورت ایک ایسے حیوان کی صورت اختیار کر گئی ہے کہ جس کی جنسیت سے جیسے بھی ہو، جس قدر بھی ہو بغیر کسی قید و شرط اور حد کے فائدہ حاصل کیا جائے۔ یہ حیوان بھی ایسا کہ



جس کی لگام حریص دنیا داروں کے ہاتھ میں ہے مگر مردوں کی لگام خود اُس کے ہاتھ میں ہے اور یہ لگام مردوں کی ”نگاہ“ ہے۔ جو انہیں ہر چیز سے غافل کر کے غلام کی طرح عورتوں کے تعاقب میں ڈالتی ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ اگر عورت کی زندگی اس پر منحصر ہے کہ اُس پر نگاہ کی جائے تو مرد بھی اسی لئے زندہ ہیں کہ وہ عورتوں پر نگاہ ڈالیں اور نگاہ سے گناہ تک کوئی زیادہ فاصلہ نہیں۔

مصوٰری، موسیقی، سینما، تھیٹر، مجلہ، رسالے، پوسٹر، تصویریں وغیرہ اکثر عورتوں کو بازار میں کھینچ لائی ہیں۔ مگر sex سے وابستہ صنعتوں کی حد یہیں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اقتصادیات کے دو عظیم اور بڑے شعبوں نے لوٹ چانے کی خاطر عورت پر اپنی نظریں مرکوز کی ہوئی ہیں۔

مغربی اور مغرب زدہ عورت پر صرف یہ لازم نہیں کہ ایسا لباس پہنے جو بدن کو زیادہ نمایاں اور واضح کرنے والا ہو بلکہ لازم ہے کہ اپنے لباس کو فیشن کے بہانے بدلتی رہے تاکہ ڈیزائنر، کپڑا بیچنے والوں، پارچہ سازی اور درزیوں کی چاندی ہو جائے۔ اگر عورتوں کا لباس خود نمائی کا وسیلہ نہ ہو تو دوسری کوئی چیز ہے جو اس صنعت کی چکی کو چلائے؟ ان تمام سے سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ صرف یہ بات نہیں کہ عورت اپنے مصرف ہونے اور مصرف کرنے کا وسیلہ بنے بلکہ ہر چیز کا زیادہ سے زیادہ مصرف ہونے کا وسیلہ بھی بنتی ہے۔ یعنی ٹریکٹری بیٹ کے زیادہ سے زیادہ فروخت ہونے کیلئے ضروری ہے کہ ایک عورت کی نیم عریاں تصویر اس بیٹ کے ساتھ شامل ہو۔

## چند اہم باتیں

### چکی اہم بات

اگر آنکھوں کا ایک بار بھی غلط استعمال کیا گیا تو پھر یہ سلسلہ رکتا نہیں ہے اور انسان عورتوں کو دیکھتا ہی چلا جاتا ہے کیونکہ جس طرح ایک نیکی دوسری نیکی کا ذریعہ بن جاتی ہے اور نیکی نیکی کو کھینچتی ہے چاہے کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اور بُرائی بُرائی کو کھینچتی ہے چاہے کتنی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ لہذا ایک بار دیکھنے سے پھر رکنے کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور پھر انسان تمام دن گناہوں

میں ملوث رہے گا جیسے گاڑی کے بریک فیل ہو جانے سے گاڑی ہر جگہ ٹکر کھاتی ہے۔

### دوسری اہم بات

کبھی کبھی انسان پوری نظر سے نہیں دیکھتا لیکن گوشہ چشم سے دیکھ کر کچھ مزہ لے ہی لیتا ہے اور یہ عمل بھی تقویٰ کو خراب کرتا ہے۔ نفس کی ان شرارتوں سے بہت ہوشیار رہنا چاہیے کہ مجاہدہ اور محبت سے کمایا ہوا یہ نور ذرا سی غفلت سے ضائع ہو جاتا ہے۔

### تیسری اہم بات

کبھی سامنے چہرہ کی طرف دیکھنے سے تو انسان آنکھیں بچا لیتا ہے مگر پیچھے سے اس کے لباس یا کسی اور عضو پر نظر ڈال کر لطف حاصل کر لیتا ہے۔ اس سے بھی احتیاط کرنا چاہیے۔

### چوتھی اہم بات

کبھی مومن اپنی آنکھیں تو بچا لیتا ہے اور کئی کئی روز تک آنکھیں محفوظ رکھتا ہے۔ پھر شیطان یہ تدبیر کرتا ہے کہ اس کے پچھلے گناہوں کا لطف یاد دلاتا ہے اور سینے کی خیانت میں مبتلا کر دیتا ہے اور جب ماضی کے گناہوں کا لطف اور تھوڑا ساں کے قلب و عظمت سے خراب کر دیتا ہے تو دل کے خراب ہو جانے سے سارے اعضاء خراب ہو جاتے ہیں کیونکہ دل بادشاہ ہے اور تمام اعضاء اسکے تابع ہیں۔ حدیث میں بھی آیا ہے کہ انسان کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ صالح ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء صالح ہو جاتے ہیں اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء خراب اعمال صادر ہونے لگتے ہیں اور وہ قلب ہے۔

لہذا اس حقیقت کے پیش نظر خدا نے ارشاد فرمایا :

”يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ“ (سورۃ المؤمن، آیت ۱۹)

”یعنی آنکھوں کی خیانت اور سینے کی خیانت دونوں پر خبردار کیا ہے کہ دیکھو جب تم کسی نامحرم پر نگاہ ڈالتے ہو یا دل میں گندے خیالات پکاتے ہو تو ہم دونوں ہی سے باخبر ہیں۔“ (پس ہماری



قدرت اور پکڑ سے خبردار ہو جاؤ۔

### پانچویں اہم بات

اگر زوجہ حسن میں کم بھی ہو تب بھی نامحرم حسین عورتوں پر نگاہ نہ ڈالے کیونکہ حرام نظر میں دنیا و آخرت دونوں کی رسوائی و ذلت ہے۔ بعض سانپ دیکھنے میں بڑے ہی حسین منقش ہوتے ہیں مگر اپنی جان کے خوف سے ہم ان پر ہاتھ نہیں پھیرتے کیونکہ اس حسین میں زہر قاتل ہے لہذا اسی طرح اس حرام نظر میں خدا کے قہر و ناراضگی اور غضب کا زہر بھرا ہوا ہے۔ ایک حاکم شہر کو ناراض کر کے رہنا مشکل ہے تو خدا کو ناراض کر کے کیسے چین مل سکتا ہے؟ لہذا حلال کی چٹنی روٹی کو حرام کی بریانی اور پلاؤ سے بہتر سمجھے اور سوچ لے کہ یہ مجاہدہ چند روز کا ہے جیسے سفر میں اچھی چائے نہ ملے تو وطن کی اچھی چائے پینے کی امید میں اس کو گوارا کر لیتے ہیں اسی طرح جنت میں بیویاں اعمال صالحہ کے بعد حوروں سے بھی زیادہ خوبصورت بنا دی جائیں گی۔

### چھٹی اہم بات

آج کل یہ مرض اتنا عام ہو گیا ہے کہ جہاں کوئی عورت ملی وہاں اس پر نظر ڈال لی، ورنہ ٹی وی یاد یو اوروں پر لگی تصویروں سے دل بہلا لیا۔ لوگ اس میں کہتے ہیں کہ اصل عورت تھوڑی ہے جو نظر آرہی ہے یہ تو اس کا عکس ہے۔ جب کہ عکس کا دیکھنا تو بسا اوقات عورت کو دیکھنے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ حقیقی عورت کو دیکھنے میں ذرا حوصلہ چاہیے کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے لیکن فوٹو دیکھنے میں اس حوصلے کی ضرورت نہیں اس فساد میں تو آدمی اور زیادہ مبتلا ہو سکتا ہے۔

لہذا ایسے رسائل، اخبار اور جرائد کا اکثر فقہاء نے گھروں میں رکھنا حرام قرار دیا ہے کہ جن میں ایسی تصاویر ہوں جو اخلاق کے اعتبار سے گمراہ کر سکتی ہوں۔

جو چیز ذہن میں بسی ہوئی ہوتی ہے وہی چیز سامنے آتی ہے۔ کسی نے بھوکے سے پوچھا کہ ۲ اور ۲ کتنے ہوتے ہیں بتایا کہ ۴ روٹیاں، افسوس ہے کہ ہماری آنکھیں کرگس (گدھ) کی نگاہیں

ہو گئی ہیں، شاہین کی نگاہ نہیں بنتی افسوس ہماری آنکھیں غلاظت ہی پر پڑتی ہیں، یہ چنبیلی اور گلاب کیوں نہیں دیکھتیں۔

## بد نظری کے نقصانات

نقصان ۱

### عبادت کی حلاوت کا ختم ہونا

بد نظری سے عبادت کی حلاوت ختم ہو جاتی ہے اور عبادت بے لذت بن جاتی ہے۔

نقصان ۲

### جسمانی نقصان

بد نظر لعنتِ خدا یعنی رمتِ خدا سے دور ہو جاتا ہے (لعن الناظر والمنظور الیہ) یعنی اس سے آنکھوں پر ظلمت چھا جاتی ہے اور ایسی لعنت چھا جاتی ہے کہ گھٹنوں بھی اگر نامحرموں کو گھورے تو سیری نہیں ہوتی۔

شہرِ مدینہ کی گرم اور تپتی دھوپ میں ایک جوان عورت گزر رہی تھی۔ ایک مسلمان مرد اسے دیکھنے میں مجبور ہو گیا اور پیچھے چل پڑا۔ اسی حالت میں اسکی پیشانی دیوار سے ٹکلی ہوئی کسی چیز سے ٹکرائی اور اسکا چہرہ زخمی ہو گیا اور اس سے خون بہنے لگا۔ اسی حالت میں رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور پورا ماجرا بیان کیا۔ چنانچہ اس موقع پر سورہ نور کی وہ آیات نازل ہوئیں جس میں مرد اور عورت کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہوا۔

نقصان ۳

### تقری میں کمی

جیسے جیسے عمر بڑھتی ہے۔ شہوت تو کمزور ہو جاتی ہے لیکن حرص بڑھ جاتی ہے اور نفس کے مقابلے میں طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ تقویٰ آخر وقت میں اور کم ہو جاتا ہے۔

نقصان ۴

### شرم و حیا کا ختم ہونا

کیونکہ مانس، بہنیں، بیٹیاں مرد و عورت سب ساتھ ہی بے حجابانہ ٹی وی دیکھتے ہیں تو لہذا



شرم و حیا، ادب و لحاظ ختم ہو گئے ہیں۔

نقصان ۵

## جرائم میں اضافہ

باقاعدہ Research اس بات پر ہوئی کہ اس ٹی وی ہی کے مناظر دیکھ دیکھ کر جرائم، جیب تراشی، نقب زنی اور مجرمانہ حملے ہوتے ہیں۔ باقاعدہ Statistics جمع کی گئی ہیں کہ بچہ بالغ ہونے تک کتنے ایسے سین دیکھ چکا ہوتا ہے؟ نو جوانوں نے خود عدالتی تحقیقات میں اس کا اقرار کیا ہے کہ ہم کو یہ چیزیں ٹی وی پر دیکھ کر عملی طور پر خود کرنے کا شوق ہوا ہے۔

نقصان ۶

## بد نظری کے طبی نقصانات

- ۱) مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔
- ۲) پیشاب کے یا منی کے قطرے آتے رہتے ہیں اور وضو میں مشکل ہوتی ہے۔
- ۳) کثرت احتلام کی شکایت ہو جاتی ہے۔
- ۴) دماغ کی کمزوری، دل کا کمزور ہونا اور گھبرانا۔
- ۵) سبق یاد نہ ہونا اور جلد بھول جانا۔
- ۶) کسی کام میں دل نہ لگنا، غصہ کا بڑھ جانا۔
- ۷) نیند کا کم ہونا۔
- ۸) ارادہ کا پست ہو جانا۔

نقصان ۷

## بد نظری کا دل و دماغ پر اثر

دوسرے تمام گناہوں اور بدنگاہی کے گناہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ دیگر تمام گناہ انجام دینے کے بعد انکا اثر ختم ہو جاتا ہے، دل بھر جاتا ہے مگر بدنگاہی ایسا گناہ ہے کہ جب یہ صادر ہوتا

ہے تو اور زیادہ تقاضا پیدا ہوتا ہے کہ اور دیکھو۔ آدمی کھانا کھاتا ہے، سیری ہو جاتا ہے پانی پیتا ہے، پیاس بجھ جاتی ہے۔ مگر یہ بد نظری ایسی بلا ہے کہ اس سے سیری نہیں ہوتی اور یہ ایک عذاب بن جاتی ہے جس سے چھکارہ ملنا پھر مشکل ہو جاتا ہے۔

تفصیل ۵

## اعضاء کی پریشانی

نامحرم کی طرف بُری نگاہ کو آنکھوں کا زنا قرار دیا گیا ہے۔ شہوت انگیز باتیں سننا کانوں کا زنا ہے۔ زبان سے نامحرموں سے بیہودہ گفتگو زبان کا زنا ہے۔ اس طرح ہاتھ سے چھونا اور پاؤں سے انکی طرف چل کر جانا پاؤں کا زنا ہے۔

اعضاء کی سرحدوں کی حفاظت ہی سے دل کا دار الخلافہ بھی محفوظ ہوگا۔ جس ملک کا بادشاہ محفوظ نہیں اسکا ہیڈ کوارٹر بھی محفوظ نہیں ہوتا۔

تفصیل ۶

## اپنے مولا کے قتل میں حصہ

کتاب لآلی الاخبار میں نقل ہوا ہے کہ: شہوت انگیز نگاہ سے دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے ۶۰ مرتبہ علی کو قتل کیا ہے (نعوذ باللہ)

جامع الاخبار میں رسول خدا سے مروی ہے کہ ”جو کوئی اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرے تو قیامت کے دن خدا اُس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا۔“

رسول خدا فرماتے ہیں ”قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے۔ ایک وہ آنکھ جو خوف خدا میں روئے، ایک وہ آنکھ جو نامحرموں پر نہ پڑے اور ایک وہ آنکھ جو خدا کیلئے شب بیداری میں جاگتی رہے۔“



تفصیل سے

## بار بار نگاہِ حریفِ گناہوں کا باعث بن جاتی ہے

اگر آنکھوں کو بار بار غلط استعمال کیا گیا تو پھر نامحرموں کو دیکھتا ہی چلا جائے گا۔ کیونکہ ایک نافرمانی دوسری نافرمانی کا سبب بن جاتی ہے۔ جیسے ایک نیکی دوسری نیکی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ بار بار دیکھتے رہنے سے قوت کمزور پڑتی جاتی ہے اور پھر بچنا مشکل ہو جاتا ہے اور تمام وقت ہی گناہوں میں ملوث رہتا ہے۔ جیسے اگر گاڑی کے بریک فیل ہو جائیں تو پھر گاڑی ٹکراتی ہی چلی جاتی ہے۔

بار بار کی بدنگاہی گناہِ عشق میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ایک پودے کا نام بھی عشق پہنچا ہے یہ جس درخت کو لپٹ جاتا ہے تو وہ ہر ابھرا درخت سوکھ جاتا ہے اسی طرح عشقِ مجازی اپنے عاشق کی دنیا و آخرت دونوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے اور پھر کچھ ہی دنوں میں معشوق بھی بے رونق ہو جاتا ہے۔

۔ گناہِ خنِ خوباں دلخواہ کا

ہمیشہ رہے۔ نامِ اللہ کا

یہ عشقِ مجازی ہمیشہ بیوقوف لوگوں ہی کو ہوا کرتا ہے۔

تفصیل سے

## ترکِ عبادت

بدنگاہی سے اطاعت و ذکرِ الہی اور عبادات سے رفتہ رفتہ رغبت کم ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ترک کی نوبت آ جاتی ہے اور خدا نہ کرے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ پھر کراہیت و نفرت سی پیدا ہونے لگتی ہے۔

تفصیل سے

## دل کی تدریجی

اگر ہرے بھرے درختوں کے پاس آگ جلا دی جائے تو اسکے ترو تازہ پتے مڑ جھکا جاتے ہیں

اور دوبارہ مشکل سے ہرے بھرے ہوتے ہیں۔ سال بھر کھاد، پانی دو تب کہیں جا کر تازگی آتی ہے۔ اسی طرح ذکر و عبادت سے جو دل میں نور پیدا ہوتا ہے اگر کہیں بد نظری میں مبتلا ہو جائے تو باطن کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ قلب میں دوبارہ ایمانی حلاوت کے بحال ہونے میں بہت وقت لگتا ہے۔ بدنگاہی کی ظلمت بہت مشکل سے دور ہوتی ہے اور بہت توبہ و استغفار و گریہ و زاری اور بار بار حفاظتِ نظر کے اہتمام کے بعد کہیں جا کر قلب کو دوبارہ حیاتِ ایمانی ملتی ہے۔

خدا و رسولؐ نے شیطان کو ہمارا کھلا دشمن قرار دیا ہے۔ آپ بتائیے کہ آپ کا دشمن اگر آپ کو مٹھائی پیش کرے تو آپ اسے فوراً قبول کر لیتے ہیں یا فوراً کھٹک جاتے ہیں کہ خدا خیر کرے کہیں اس میں زہر نہ ملا دیا ہو۔ لیکن افسوس ہمارا کھلا دشمن ہمیں بدنگاہی کی معمولی لذت پیش کرتا ہے اور ہم اس کو فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ حالانکہ بظاہر یہ لذت پیش کر رہا ہے لیکن حقیقت میں سزا کا انتظام کر رہا ہے۔ بد نظری کے بعد آخرت کا عذاب تو الگ ہے، دنیا ہی میں دل بچھن ہو جاتا ہے۔

نقصانِ ۳۱

## روزِ آخرت کا عذاب

رسولؐ خدا فرماتے ہیں : جو شخص بھی نامحرم عورت (لذت کے ارادے سے) کو دیکھے گا تو بروزِ قیامت اس مرد کی آنکھوں کو آتشِ دوزخ کی سرخ سلاخوں سے داغا جائے گا۔ پھر حکمِ خدا سے اس مرد کو آتشِ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (جامع الاخبار)

رسولؐ فرماتے ہیں! جو شوہر دار عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور مرد کو نظر بھر کر لذت سے دیکھے تو خدائے رحمان اُس پر شدید غضبناک ہوتا ہے۔ (بخاری جلد ۱۰۴)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: ایک نابینا شخص حضرت فاطمہؓ کے دروازہ پر آیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی بی بی فاطمہؓ پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ حضورؐ نے بیٹی سے فرمایا تم نے کیوں پردہ کر لیا جبکہ وہ نابینا ہے تمہیں نہیں دیکھ سکتا۔ بی بی زہراؓ نے فرمایا! اگر وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا تو میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں اور ممکن



ہے کہ وہ میرے جسم کی بوسہ لگھ لے۔ رسول اللہ بی بی فاطمہ زہرا کی یہ بات سن کر انتہائی خوش ہوئے اور فرمایا

أَشْهَدُ أَنَّكَ بِضْعَةٌ مِنِّي

گواہی دیتا ہوں کہ تم میرا ایک ٹکڑا ہو۔ (نوادیرِ راوندی)

## حاصلِ نظر پر خدا کے اعمال

ناکھڑا : حلاوتِ الہانی

رسول خدا کا ارشاد گرامی ہے کہ

جو کوئی مسلمان کسی عورت کے محاسن کی طرف پہلی مرتبہ دیکھے اور پھر اپنی نظر کو جھکا لے تو خداوند تعالیٰ اسکو ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرمائے گا جس کی حلاوت وہ محسوس کرے گا۔

علماء فرماتے ہیں کہ اگر نامحرم پر نگاہ ڈالی جائے تو اس کا سب سے بڑا نقصان یہی ہوتا ہے کہ عبادت کی حلاوت ختم ہو جاتی ہے۔

حدیثِ قدسی میں ہے ”جو شخص بھی باوجود دل کے تقاضے کے میرے خوف سے اپنی نظر کو (نامحرم سے) پھیر لے اسکے بدلے میں اسکو ایسا پختہ ایمان دیں گا جسکی لذت کو وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ بِجِدِّ حَلَاوَةٍ فِي قَلْبِهِ۔

نامحرم سے عشق کرنا، عشق نہیں بلکہ فسق ہے

مولانا رومؒ فرماتے ہیں کسی آدمی کا رنگ و صورت سے عشق کرنا دراصل عشق نہیں بلکہ فسق ہے یہ سب فسادِ گندم کے کھانے کا ہے، یعنی خدائے تعالیٰ کھانے کو دے رہے ہیں اس لئے سب یہ مستی سو جھ رہی ہے۔ اگر کھانے کو نہ ملے تو سب عشقِ ناک کے راستے نکل جائے۔

شیخ سعدیؒ نے بھی اپنے اشعار میں دمشق کا ایک واقعہ نقل کیا ہے جہاں عشق بازی کی بیماری عام ہو گئی تھی تو خدا کی طرف سے قحط و بھوک کا عذاب آیا کہ لوگ روٹی کے غم میں عشق و شوق سب بھول گئے۔

۔ جہاں قحط سالی شد اند و مشق  
کہ یاراں فراموش کردند عشق

## حالات ایمان کی نشانی

جو فقیر اللہ کی یاد میں مست رہتا ہے وہ مخلوق کی بھیک نہیں دیکھتا، بھیک دینے والے کو دیکھتا ہے، لیلیٰ کو نہیں دیکھتا، لیلیٰ کو نمک دینے والے کو دیکھتا ہے۔ دولت کو نہیں دیکھتا، جس نے مالداروں کو مال دیا ہے اُس مالک کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ غرض وہ ساری کائنات سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ ساری کائنات اُس کی نگاہوں سے گر جاتی ہے۔ چاند سورج جیسی شکلوں کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا اور نامحرموں سے نظر بچانے کی اُس کو توفیق ہو جاتی ہے۔ لیکن رحمت کے بھروسہ پر گناہ کرنا بڑی بے حیائی اور بے شرمی کی بات ہے اور شرافت کے خلاف ہے۔ اب خود فیصلہ کر لیں کہ ہم شریف بننا چاہتے ہیں یا بے غیرت۔ جو نفس سے مغلوب ہو کر بار بار گناہ کرتا ہے وہ شریف انسان نہیں ہے کیونکہ انسان کا نفس خود ایک غنڈہ ہے اگر غنڈہ نہ ہو تو انسان کیوں اتنی فضیلتیں رکھنے کے باوجود بار بار گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ جب تک نظر بچانے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے، خدا سے محبت اور آل محمد کی موڈت کا دعویٰ بلا دلیل رہے گا۔

## ایمان کی ششاس کی پانچ علامات بتائی گئی ہیں

﴿ طاعات میں لذت محسوس کرنا

﴿ ذکر و طاعت کو تمام خواہشات نفسانی پر ترجیح دینا۔

﴿ اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا کیلئے ہر مشقت اور کلفت کو خوشی خوشی برداشت کرنا۔

﴿ مصائب کے تلخ گھونٹ کو پی جانا۔



﴿۵﴾ ہر حال میں خدا کے قضاء و قدر کے فیصلے سے خوش رہنا، تنگی، فراخی، صحت، مرض، خوشی، غمی ہر حال میں اپنے مولا سے راضی رہنا۔

اب کوئی شخص یہ کہے کہ نگاہوں کو بچانا تو بڑا مشکل ہے کیونکہ ہر طرف بے پردگی اور عریانی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جتنی عریانی ہے اتنی ہی حلاوتِ ایمان کی فراوانی ہے۔ نظر بچائیے اور حلاوتِ ایمانی لے لیجئے۔ مشکل ہے تو کیا ہوا انعام بھی تو کتنا بڑا ہے۔ جب اللہ کو اپنی آنکھوں کی مٹھاس دے دی تو اب اُس سے ایمان کی مٹھاس لے لیجئے۔

## حلاوتِ ایمانی کا وعدہ کیوں کیا گیا ؟

نظر کی حفاظت پر حلاوتِ ایمانی کا الٰہی وعدہ کیا گیا جبکہ بہت سی دوسری بڑی بڑی عبادات پر یہ وعدہ نہیں کیا گیا اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ نظر بچانے سے دل کو تکلیف ہوتی ہے اور دل جسم کا بادشاہ ہے اور جب بادشاہ مزدور بن جائے تو اس کی مزدوری زیادہ ہونی چاہیے۔ نظر بچانے سے جسم کو تکلیف نہیں ہوتی لیکن دل تڑپ جاتا ہے لہذا بادشاہ کی محنت پر انعام بھی عظیم عطا فرمایا گیا۔

روایت میں لفظ حلاوت بھی اسی وجہ سے آیا کیونکہ نظر کو بچانے میں نفس کو انتہائی کڑواہٹ محسوس ہوتی ہے۔ لہذا اس کڑواہٹ کا انعام حلاوت (مٹھاس) ہے۔ کڑوی چیز کھا کر فوراً میٹھی چیز کی خواہش ہوتی ہے۔ حضور اکرم نے اپنی اُمت پر رحم فرمایا کہ چونکہ تم نے کڑواہٹ برداشت کی تو اب اسکا صلہ یہ ہے کہ ایمان کی حلاوت ملنی چاہیے۔ یہ رحمت اللعالمین کا فیضِ نبوت ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے کسی عالم کے سامنے بد نظری کے سلسلے میں اپنی بے بسی کا اظہار کیا اور کہا یہ عادت اتنی پختہ ہو گئی ہے کہ چھوٹی نہیں ہے۔ عالم نے پوچھا کہ یہ بتائیے کہ نہ دیکھنے سے دل کو کتنی دیر تک پریشانی رہتی ہے۔ اُس نے کہا : نہ دیکھنے پر تو چند منٹ کی حسرت رہتی ہے، اس کے بعد پُر سکون رہتا ہوں اور دیکھنے کے بعد کئی دن تک بے چینی رہتی تو عالم نے فرمایا کہ

اب آپ خود فیصلہ کر لیجئے کہ کئی دنوں کی مصیبت بہتر ہے یا چند منٹ کی تکلیف۔

### ٹاکس نمبر ۲۱ : قربِ خداوندی کی دولت طے لگی

حدیثِ قدسی میں ہے کہ خدا فرماتا ہے: انا عند منکسرة القلوب

کہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں کے قریب ہوں

آنکھوں کو بد نگاہی سے بچانے میں دل کی آرزو ٹوٹنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے اور اس عمل سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے جو ہزاروں نوافل اور اذکار سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

۔ نہ میکدے میں نہ خانقاہ میں ہے

جو تجلّی دلِ تباہ میں ہے

### ٹاکس نمبر ۲۲ : شہادتِ معنوی حفاظت کی

مومن اگر اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے تو جہادِ نفس کی برکت سے اسے شہادتِ معنوی عطا ہوتی ہے۔ جیسا کہ بعض روایات سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بعض اولیاءِ صالحین بھی اس فضیلت میں شہداء کے ساتھ شریک ہیں۔ لہذا مجاہدہٴ نفس جو جہادِ اکبر ہے اس میں مرنے والے کو بھی معنوی شہید سمجھیں گے۔

۔ تیرے حکم کی تیغ سے ہوں میں بے

شہادت نہیں میری ممنونِ خنجر

### ٹاکس نمبر ۲۳ : روحانی ترقی طے لگی

صاحبِ حُسن خدا کا راستہ جس تیزی سے طے کرتا ہے وہ غیر صاحبِ حُسن نہیں کر سکتا لہذا جب مومن اپنی نگاہ کو بار بار بچاتا ہے تو نفس کو بہت غم ہوتا ہے اور اس مجاہدہ کی برکت سے وہ روحانی ترقی کے مدارجِ تیزی سے طے کرتا ہے۔



### نکتہ نمبر ۵ : نورِ باطن میں داخل ہونا

جب خدا کی تجلّی کو ہر طور پر ہوئی تو وہ نکلے نکلے ہو گیا جس کے متعلق مولانا رومؒ نے فرمایا کہ وہ غلبہ شوق سے نکلے نکلے ہو گیا تا کہ نورِ حق اس کے باطن میں بھی داخل ہو جائے۔ پس جب مومن آنکھوں کو بار بار نامحرموں سے بچانے کی مشق کرتا ہے اور دل کو بھی لذت لینے سے روکتا ہے تو یہ کام نفس پر بہت ناگوار گزرتا ہے اور دل مجاہدات کے صدمے سے نکلے نکلے ہو جاتا ہے اور خدا کا نور اس کے دل کی گہرائی میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا انعام ہے۔

### نکتہ نمبر ۶ : جہادِ اکبر کا ثواب حاصل ہونا

کافر کی تلواریں سے تو ایک مرتبہ شہادت نصیب ہوتی ہے اور مجاہدہ ختم ہو جاتا ہے اور نفس کو ان مجاہدات میں ایک عمر بسر کرنی ہوتی ہے جیسی نبی اکرمؐ نے کافروں سے جہاد کو جہادِ اصغر اور نفس سے جہاد کرنے کو جہادِ اکبر فرمایا ہے۔

جہادِ اصغر میں جب مومن شہید ہوتا ہے تو اس کا خون دنیا کے لوگوں کو بھی نظر آتا ہے لیکن خواہشاتِ نفسانی کی گردن پر امرِ الہی کی تلواریں سے جو عمر بھر شہادتِ باطنی ہوتی رہتی ہے اس خون کو سوائے پروردگارِ عالم کے کوئی نہیں دیکھتا۔ یعنی یہ تمام زخم (اندرونی) اگرچہ مخلوق خدا کی نگاہ سے پوشیدہ ہیں مگر حق تعالیٰ کے علم میں ہے کہ ہمارا یہ بندہ میری رضا میں کس قدر لہو پی رہا ہے اور زخم پر زخم دل پر کھارہا ہے اور سینے کے یہ زخم میدانِ حشر میں آفتاب سے زیادہ تمغوں کی صورت میں روشن ہوں گے۔

### نکتہ نمبر ۷ : نورِ ہدایت جذب کرنے کی صلاحیت پیدا ہونا

مجاہدات سے دل نرم ہو جاتا ہے اور ایسے دل میں نورِ ہدایت کو جذب کرنے کی صلاحیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر صرف عقل ہی سے ایمانِ کامل کی دولت ملتی تو خدا نفس پر مجاہدہ کی تکلیف

کیوں واجب کرتا۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (سورہ عنکبوت آیت ۶۹)

لوگ ہمارے راستے میں مجاہدہ اور تکلیف اٹھاتے ہیں ہم ان کیلئے اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔

### ٹاکس نمبر ۸ : جنت طے لگی

جب بندہ مومن بُرے تقاضوں پر اپنے مالک حقیقی کے خوف سے صبر کرتا ہے تو اس کے دل میں تقویٰ کا نور پیدا ہوتا ہے جو اسے جنت میں لے جائے گا۔

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۖ

(سورہ الذاریات، آیت ۴۰، ۴۱)

جو شخص اپنے نفس کو بُری خواہشات سے پاک رکھتا ہے اس خوف سے کہ ہم کو ایک دن حق تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر جوابدہ اور سؤل ہونا ہے تو ایسے شخص کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔

### ٹاکس نمبر ۹ : غیر متحرک چہرے کا نور حاصل ہوگا

بد نگاہی سے آنکھوں میں بے رونقی اور ظلمت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے چہرہ بے رونق اور بے نور معلوم ہوتا ہے اور بے غیرتی پیدا ہوتی ہے جب کہ متقی بندوں میں غیرت مندی، آنکھوں میں ایک خاص چمک پیدا ہوتی ہے اور چہرہ پر نور آ جاتا ہے۔

### ٹاکس نمبر ۱۰ : غیر متحرک روحانی قوت نصیب ہوگی

متقی بندوں کو آنکھوں کی حفاظت کرتے کرتے ایسا ملکہ اور ایسی روحانی قوت عطا ہوتی ہے کہ بقول عارف علماء کے اگر متقی کامل ہو اور کوئی بے حیانا محرم اس کی آنکھیں زبردستی پھاڑ کر بھی اپنے آپ کو دکھائے تو بھی وہ اپنی شعاع بصر پر حکومت کرے گا اور اس کو دیکھنے نہ دے گا مگر وہ دھندلا سا عکس جو اختیار سے باہر ہے یعنی حُسن کے نکات سے شعاع بصر کو محفوظ رکھے گا۔ آنکھیں کھلی ہوں گی مگر پوری طرح بینا نہ ہوں گی۔ جس طرح کسی پر پھانسی کا مقدمہ ہو تو اسے ساری دنیا



دُھندلی اور بے رونق نظر آتی ہے۔ اللہ والوں کو بھی قیامت کے فیصلے کا خوف پھانسی سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

### ٹاکس نمبر ۱۱ : ایمان تازہ کی دعا

جب تک خواہشات دل میں تازہ اور گرم ہیں ایمان تازہ نہیں، کیونکہ خواہشاتِ نفسانیہ خدا کے دروازے کے لئے مثلِ قفل ہیں۔ بعض علماء سے سنا ہے کہ گیند کو جتنے زور سے زمین پر پٹنوا وہ اسی قدر اوپر بلند ہوتی ہے اسی طرح نفس کو اس کے بُرے تقاضے کے وقت جس قدر زور سے دباؤ گے اسی قدر خدا کی طرف اسے بلندی و قرب عطا ہوگا۔

### ٹاکس نمبر ۱۲ : جہنم کا دروازہ بند کرانے کی دعا

بد نظری سے حفاظت کے انعام کے طور پر جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔

### ٹاکس نمبر ۱۳ : حوروں کا مہر لگانے کی دعا

حفاظتِ نظر جنت کی حوروں کا مہر ہے۔

### ٹاکس نمبر ۱۴ : پُر لطف و مہربان بنانے کی دعا

حفاظتِ نظر اپنی زوجہ سے معاشرت کو پُر لطف بناتی ہے برخلاف ایسے شخص کے جو بدنگاہی کرتا ہے اس کو لذت صرف اجنبیہ سے ہی ملتی ہے۔ کیونکہ آنکھیں جن چیزوں سے مانوس ہو جاتی ہیں دل بھی ایسی چیزوں سے مانوس ہو جاتا ہے۔

### ٹاکس نمبر ۱۵ : وصیتِ رزق اور اولاد کی خوش نصیبی ملنے کی دعا

حفاظتِ نظر سے رزق میں وسعت اور اولاد کی خوش نصیبی نصیب ہوتی ہے جب کہ بد نظری سے رزق کی تنگی اور اولاد کی حرام نصیبی جیسی بلائیں لاحق ہوتی ہیں۔

### ٹاکس نمبر ۱۶ : نئی عبادت کی توفیق ملے گی

حفاظتِ نظر سے نئی نئی عبادات کی توفیق نصیب ہوتی ہے جب کہ بسا اوقات بد نظری سے عبادات کی توفیق چھن جاتی ہے، جو بڑی مصیبت ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (سورہ الذریت، آیت ۵۶)  
جن اور انسان کو ہم نے عبادت ہی کیلئے پیدا کیا ہے۔

### ٹاکس نمبر ۱۷ : آنکھیں روز قیامت روہنے سے محفوظ رہیں گی

رسول خدا فرماتے ہیں  
یعنی ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی مگر وہ آنکھ جو خدا کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے بند رہے اور وہ جو خدا کی راہ میں جاگتی رہے اور وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئے گو اس میں آنسو صرف مکھی کے سر کے برابر ہی نکلا ہو۔

### ٹاکس نمبر ۱۸ : توفیقِ حافظہ میں اضافہ ملے گا

کیونکہ نامحرموں کی طرف نظر کرنا قوتِ حافظہ کیلئے سم قاتل ہے لہذا حفاظتِ نظر سے حفاظتِ حافظہ بھی ہوتی ہے۔

### ٹاکس نمبر ۱۹ : نفس کشی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے

جب مومن یا مومنہ بار بار اس نگاہ سے خود کو بچاتے ہیں اور اس بچانے کی مشقت کو برداشت کرتے ہیں اور قلب کو بھی تصور و خیال کی لذت لینے سے روکتے ہیں تو یہ کام نفس پر سخت ناگوار ہوتا ہے اور دل مجاہدات کے صدمات سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور اتنا ہی دل میں حق تعالیٰ کا نور گہرائی میں داخل ہو جاتا ہے۔

مولانا روم فرماتے ہیں : اے لوگوں جن حسینوں کے بالوں کو آج تم دیکھ کر دیوانے ہو رہے ہو



آخری انجام اس کا یہ ہوگا کہ جب وہ بوڑھی ہوگی تو پھر یہی زلف بڑھے گدھے کی بُری دُم معلوم ہوگی۔  
جو محبت شہوت اور نفس کیلئے ہوتی ہے اس کا انجام ہمیشہ عداوت اور نفرت ہوتا ہے۔ رات دن  
اسکے تجربات لوگوں کا مشاہدہ ہیں کچھ ہی دنوں میں اس عشق کے جذبات ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔  
مُر جھانے والے پھولوں سے دل لگانے والوں کو ایک دن ضرور مُر جھانا پڑتا ہے۔ یہ تو صرف  
عاشقانِ حق کا مقام ہے کہ ان کا عشق روز بروز بڑھتا ہی رہتا ہے۔

كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ط (سورہ نمل آیت نمبر ۲۹)

ان کی تو ہر دن ایک نئی شان ہوتی ہے  
اور جو اپنی بصارت کو حرام دیکھنے سے بچائے اسکو بصیرت دے دی جاتی ہے۔  
کسی خاکی پیمت کر خاک اپنی زندگانی کو  
جوانی کر فدا اُس پر کہ جس نے دیا جوانی کو

تاکید نمبر ۲۸ : ایمان کی روشنی میں اصلاح

مولانا رومؒ فرماتے ہیں : چراغ کی بتی پر جب گُل آجاتا ہے تو اُس کو قینچی سے کاٹ دیتے  
ہیں جس سے روشنی اور بڑھ جاتی ہے اسی طرح اللہ کی نافرمانی کی بُری پری خواہشات کو اگر  
اللہ تعالیٰ کی محبت کی قینچی سے کاٹتے رہو گے تو تمہارے ایمان کی روشنی روزانہ بڑھتی رہے گی۔  
نظر کی حفاظت کر کے نفس کی حرام خواہشات کی گردن پر اللہ کی محبت کی تلوار چلا کر دیکھو کہ ایمان  
کہاں سے کہاں پہنچتا ہے۔

بد نظری کا علاج

طرز نمبر ۱ : مقالات بد نظری سے بچنا

زیادہ سے زیادہ مومن ایسی جگہوں سے بچے کہ جہاں نامحرم عورتوں پر نگاہ پڑ سکتی ہو۔ اس لئے

رسول خدا کا ارشاد گرامی ہے۔ ایا کم و الجلو س بالطرقات۔ راستوں پر بیٹھنے سے بچو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کام کاج کے لئے تو وہ ضروری ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا اچھا تو راستوں کے حقوق ادا کرتے رہو انہوں نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟  
تو آپؐ نے فرمایا وہ یہ ہیں۔

الح غص البصر ..... نگاہیں نیچی رکھو  
لک و کف الا زی ..... کسی کو تکلیف نہ دو  
تک ورد السلام ..... سلام کا جواب دو  
لک والا مر بال معروف و نہی عن المنکر ..... نیکی کا حکم دو برائی سے روکو  
جب ہی اکثر فقہاء نے بازاروں میں زیادہ دیر رہنا ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ سب سے آخر میں بازار میں داخل ہوا اور صبح سے پہلے نکلے۔  
اس لئے مناسب ہے کہ نو جوان آج کل لڑکیوں اور خواتین کو تعلیم دنیاوی کے سلسلے میں جو ٹیوشنز پڑھاتے ہیں، اس سے اجتناب برتیں کہ اس سے بظاہر اور عشق مجازی جیسے حرام افعال کے ارتکاب کا امکان قوی ہوتا ہے۔

### طریقہ نمبر ۲: ہر وقت نفس اور شیطان سے مقابلہ کے لئے تیار رہے

اور جب بھی نفس نامحرم کو دیکھنے کو کہے اس کی مخالفت کرے اور نہ دیکھے اور اسی طرح بار بار نفس کی مخالفت کرنے سے اس کا تقاضا جاتا رہے گا یا کمزور ہو جائے گا۔  
قصیدہ بُردہ میں ایک شعر ہے کہ  
نفس مثل بچہ ہے اگر دودھ پینے کی عادت چھڑا دو گے تو چھوڑ دے گا اور نہ چھڑاؤ گے تو یہ دودھ پیتے پیتے جوان ہو جائے گا۔



### طریقہ نمبر ۳ : خدا سے دوسرا کرنا کریں

خدا سے روبرو کر عرض کرے کہ پروردگار اگر تو ان دشمنوں سے پناہ نہ دے گا تو دوسرا کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے اور میں سخت نقصان اٹھاؤں گا اور ایسی حفاظت یقیناً خدا کیلئے کوئی مشکل نہیں۔

### طریقہ نمبر ۴ : تنہائی میں بہتر ضرورت ہے

جو آدمی اس بیماری سے پیچھا چھڑانا چاہے وہ بس خلوت و تنہائی میں اتنی دیر رہے جتنی دیر کہ تلاوت و ذکر یا مطالعہ کرنا یا کسی تعمیری کام میں سرگرم رہنا ہو۔ ورنہ فارغ ہونے کے بعد بھی تنہائی میں رہنے سے شیطان دل میں گندے خیالات کے سمندر اور طوفان اٹھانا شروع کر دے گا۔ اسلئے مصروف زندگی اکثر گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ نوجوانوں کو خوب مصروف رہنا چاہیئے خالی نہ بیٹھیں۔ خدا کے پاس بندے البتہ اسی خلوت سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ ”بُرے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ساتھی تنہائی سے بہتر ہے“ دل اُسی کو دینا چاہیئے جس نے دل دیا ہے اسلئے اہل اللہ کو اہل دل بھی کہتے ہیں۔ اہل دل اصل میں وہ ہے جو اپنا دل خدا کو دے دے یعنی اسکو دے جو دل عطا فرماتا ہے۔ کھاراپانی پیاس کا علاج نہیں ہے۔ جو اپنے دل کا رابطہ خدا سے بڑھائے گا تو اسکی منہاس اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔

### طریقہ نمبر ۵ : بُرے تقاضوں پر عمل نہ کریں

بعض لوگوں کی طبیعت کی گندگی دیر تک نہیں جاتی تو ناامید نہ ہوں کیونکہ طبیعت کی گندگی اور بُرے تقاضوں پر عذاب نہ ہوگا بلکہ مجاہدوں کا ثواب ملے گا۔ بُرے تقاضے پر جب تک عمل نہ کرے کچھ غم و فکر کی بات نہیں ہے چاہے تمام عمر مجاہدے کی تکلیف رہے۔ نفس دراصل مجاہدوں سے گھبراتا ہے۔ اس لئے اسکی تکلیف کا خیال نہ کرے اور اپنے دل کی آرزو کو توڑ دے لیکن حکم

خدا کو نہ توڑے۔

مثنوی مولانا رومؒ میں ہے کہ سلطان محمود نے اراکینِ سلطنت کو ایک نایاب اور بیش قیمت موتی کو پتھر سے توڑنے کا حکم دیا، سب نے انکار کر دیا کہ اتنا قیمتی موتی جو دربارِ شاہی میں نادر اور بے مثل ہے توڑنا مناسب نہیں۔ ایاز کو حکم دیا اس نے فوراً توڑ دیا اور جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا۔

گفت ایاز اے مہتران نامور

امر شاہ بہتر بقیمت یا گھر

(حضرات شاہی حکم زیادہ قیمتی ہے یا موتی)

### طریقہ نمبر ۶ : دل کی مشق کریں

صرف مشق کرنے کی عادت آنکھوں کو ڈالنی ہوگی کہ جیسے ہی کوئی نامحرم آنکھوں کے سامنے آئے فوراً نگاہیں جھک جائیں۔

کیونکہ خدا نے آنکھوں میں یہ قدرتی قوت دی ہے کہ اس کو بند نہیں کرنا پڑتا جیسے ہی کوئی مضر چیز اس کے سامنے آتی ہے آنکھ فوراً بند ہو جاتی ہے۔ اس کو خود بند نہیں کرنا پڑتا۔ اس کا تجربہ یوں ہوتا ہے کہ ایک بے سمجھ چھوٹے بچے کو دیکھ لیں کہ جیسے ہی اس کی آنکھ کی طرف ہاتھ یا کوئی چیز لے جائیں تو فوراً بند ہو جاتی ہے حالانکہ اتنے چھوٹے بچے کو آنکھ بند کرنے کی تمیز نہیں۔

اب اس Reflex Action کا تقاضا تو یہ ہے کہ جو چیز قلب کو نقصان دیتی ہے اور محبوب حقیقی کو ناراض کرتی ہے اس سے بھی آنکھیں از خود بند ہو جائیں۔ یہ بات بھی خدا کے کرم کے خلاف ہے کہ جو چیز جسم کے لئے مضر ہو اس سے بچنے کیلئے تو آنکھ میں پیدائشی طور پر خود کار اسپرنگ لگا دی اور جو چیز روح کیلئے مضر ہو اور اس سے حفاظت کیلئے آنکھوں میں از خود بند ہونے کی استعداد نہ ہو۔



خدا نے آنکھوں میں یہ استعداد یقیناً رکھی ہے مگر ہم نے خود نا جائز طور پر صورتوں کی طرف دیکھ دیکھ کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے، ان قدرتی اسپرنگوں کو ڈھیلا کر دیا ہے بلکہ توڑ دیا ہے۔ یہ پیدائشی اسپرنگ خراب ہو گئے ہیں ان کو دوبارہ ٹھیک کر لو اور پھر دیکھو کہ کیسے رُوح کو نقصان دینے والی چیزوں سے آنکھیں از خود بند ہو جاتی ہیں۔

### طریقہ نمبر ۷ : بُرے تقاضے کو ذرا اول سے نکال دیں

کسی عالم بزرگ کا کہنا ہے کہ کسی گناہ کا تقاضا ہونے پر اگر فوراً ایک جھٹکے کے ساتھ قلب سے باہر اس تقاضے کو پھینک دو تو خدا رحیم و کریم اپنے بندے کو دوبارہ اس تکلیف میں مبتلا نہیں کرتا اور دوبارہ تقاضا نہ ہوگا۔

کیونکہ نفس کی مثال چوپائے کی سی ہے کہ اگر یہ کسی طرف جانے کا قصد کرے تو پہلے ہی اس کی باگ پھیرنا آسان ہوتا ہے اور اگر یہ مطلق العنان ہو جائے اور باگ ہاتھ سے چھوٹ جائے تو اس کی دم پکڑ کر کھینچنا دشوار ہوتا ہے تو اگر آنکھوں کو بھی بلا مقصد چھوڑ دیا جائے تو پھر اس کا ٹھہرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

### طریقہ نمبر ۸ : ذکرِ عذابِ الہی کا تصور کریں

آئندہ کے لئے تقاضائے بد نظری پیدا نہ ہو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ذکرِ خدا اثرات سے کیا جائے، عذابِ الہی کا تصور کیا جائے، کثرتِ مجاہدات ہی سے دل کا یہ چور نکلے گا۔

تصویر حدیث

جب بد نظری کی طرف میلان ہو اس وقت یہ حدیث اِنَّ اللہَ جمیلٌ و یحبُّ الجمال کے مضمون کا تصور کرنا چاہئے کہ حقیقی حسین تو اُس کی ذات ہے تو دوسروں کی طرف نظر نہیں کرنا چاہئے۔

### طریقہ نمبر ۹ : سزا کے طور پر دو رکعت نماز پڑھیں

جب بھی دل میں ایسا خیال پیدا ہو تو کوشش کریں کہ وضو کر کے ۲ رکعت نماز پڑھیں اور توبہ کریں اور خدا سے دُعا کریں۔ جب بھی نگاہ یا دل میں تقاضا پیدا ہو تو فوراً ایسا ہی کریں۔ جب ایک دن میں بہت سی نمازیں جرمانے کے طور پر ہٹنا پڑیں گی تو دوسرے دن بہت ہی کم تقاضا ہوگا اور اس طرح بتدریج نکل جائے گا اس لئے کہ نفس کو نماز بڑی گراں گزرتی ہے نفس جب دیکھے گا کہ ذرا سا مزہ لینے پر یہ مصیبت ہوتی ہے کہ ہر وقت نماز پڑھنا پڑے گی تو پھر ایسے وسوسے نہیں آئیں گے۔

### طریقہ نمبر ۱۰ : حوراءِ جنت کے انعام کا کیا گیزہ تصور

وہ جنت کی حوریں جن کا قرآن مجید میں تذکرہ بھی آیا ہے، اُن کا اس انعام کا تصور کیا جائے جن کی تعریف قرآن مجید میں یہ کی گئی ہے **حُورٌ مَّقْصُودَاتٌ فِی الْحِیَامِ** (سورہ رحمن، آیت ۲۷) حوریں خیموں میں رُکی رہنے والی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت ذات کی خوبی گھروں میں رُکے رہنے میں ہی ہے۔ دوسری خصوصیت ان کی یہ بتائی گئی ہے کہ **فَیْھِنَّ قَصِرْتُ الطَّرْفُ** لَمْ یَطْمِئِنَّ اِنْسٌ قَبْلُھُمْ وَلَا جَانٌّ (سورہ رحمن، آیت ۵۶) جنت کی عورتیں نگاہیں نیچی رکھنے والی ہیں اور ان سے کسی انسان یا جن نے پہلے صحبت نہیں کی اور پھر **اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ** (سورہ بقرہ، آیت ۲۵) وہ بیویاں حیض و نفاس سے پاک ہوں گی **کَا نَھُنَّ الیَاقُوتُ وَ الْمَرْجَانُ** (سورہ رحمن، آیت ۵۸) گویا یاقوت و مرجان ہیں تو ایسی بیویاں جو پاک و صاف ہیں، حیض و نفاس کی گندگی سے دور ہیں، نگاہیں جھکی ہوئی، گھروں میں رُکی رہنے والیاں اور کسی جن و انس نے انہیں آج تک مس نہیں کیا، خوبصورتی میں یاقوت و مرجان کی مانند، ان اوصاف کا تصور کریں اور ذکرِ خدا کی کثرت و استغفار کریں، انشاء اللہ نظر بازی سے حفاظت ہو جائے گی۔



### طریقہ نمبر ۱۱ : کانوں کی بھی حفاظت کیجئے

کیونکہ مختلف طریقوں کے ذریعے شہوت ابھر سکتی ہے مثلاً کانوں کے ذریعے بھی اس قسم کی باتیں پہنچتی ہیں اسی لئے جس طرح آنکھوں کی حفاظت ضروری ہے کانوں کی بھی نگہداشت ضروری ہے کہ ایسے قصے اور کہانیاں یا حکایات نہ سنے، ایسے مقام پر نہ جائے کہ جہاں گانا بج رہا ہو، نامحرم عورتوں کی گفتگو نہ سنے اور جہی بعض فقہاء نے تو بیوی کی غیر موجودگی میں اس کیلئے لذت سے سوچنا بھی حرام قرار دیا تھا۔

### طریقہ نمبر ۱۲ : مخصوص راستہ چلتے وقت احتیاط کریں

راستہ چلتے سے پہلے اس کا ارادہ کیا جائے کہ راستہ چلتے وقت نامحرم پر نگاہ نہ کرے گا اور راستہ چلتے وقت اس پر سختی سے عمل کیا جائے اور راستہ ختم ہونے پر اس کا جائزہ لیا جائے آیا نظر نیچی رکھنا نصیب ہوا یا نہیں۔

### طریقہ نمبر ۱۳ : ذکر الہی میں مشغول رہیں

راستہ چلتے وقت ہاتھ میں تسبیح رکھی جائے اور راستہ ہی چلنے کوئی معمول مقرر کیا جائے۔ مثلاً : استغفر اللہ یا لا الہ الا اللہ کا ورد رہے۔

### طریقہ نمبر ۱۴ : اپنی ماں کا پاکیزہ قصہ در کریں

اگر نامحرم پر نگاہ پڑ بھی جائے تو فوراً نظر نیچی کر کے اپنی ماں کا قصہ رکرنا شروع کر دے اور جب تک دل اور نظر پاک نہ ہو ماں کا قصہ رباقی رکھا جائے۔

### طریقہ نمبر ۱۵ : مخصوص مطلب جہنم کا قصہ در کریں

اگر جان بوجھ کر شرارتِ نفس کی وجہ سے دیکھنے کے لئے نظر اٹھائی جائے تو فوراً نظر نیچی کر کے جہنم کا قصہ رکیا جائے اور سوچا جائے کہ اس کی سزا میں آنکھوں میں سیسہ بھرا جائے گا۔

### طریقہ نمبر ۱۷ : صدقہ دیں

جب بدنگاہی ہو جائے بطور جرمانہ اتنی رقم صدقہ کریں جو نفس پر شاق ہو۔

### طریقہ نمبر ۱۸ : انہیں نیچے رکھنے کی عادت ڈالنے

اگر راہ چلتے وقت نگاہیں نیچی رکھ کر چلے اور ادھر ادھر ناخرموں کو نہ دیکھے تو انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ شیطان جب مردود ہوا تھا تو اُس نے کہا تھا

لَا قُعْدَنَ لَهُمْ صِرَاطُ الْمُسْتَقِيمِ ثُمَّ لَا يَبْنِيهِمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۖ (سورۃ الاعراف، آیت ۱۶، ۱۷)

میں (اُن کو گمراہ کرنے کیلئے) تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا اور پھر اُن کے پاس آؤں گا اُن کے سامنے سے، پیچھے سے اور داہنے اور بائیں سے (اُن کو بہکاؤں گا)۔

چار سمتیں شیطان نے بتائیں اور دو کہیں باقی ہیں اوپر اور نیچے۔ کچھ صاحبانِ علم کا یہ کہنا ہے کہ اکثر گناہ انہیں چار سمتوں سے ہوتے ہیں بچنے کی یہی دو صورتیں یا تو اوپر دیکھ کر چلو یا نیچے دیکھ کر مگر اوپر دیکھ کر چلنے میں گر جانے یا آنکھ میں کچھ پڑ جانے کا خطرہ ہے اسلئے نجات کیلئے یہی ایک شق معین ہوئی کہ نیچے دیکھ کر چلیں۔

### طریقہ نمبر ۱۹ : مسلسل کوشش کرتے رہیں تاکہ کالی پرہیزگار رہیں

جب ہندوستان پر مسلمانوں نے حملہ کیا تو مسلمان سپاہیوں نے ایک مندر جا کر دیکھا کہ ۹۰ سالہ بوڑھا برہمن پوجا پاٹ کر رہا ہے۔ سپاہیوں نے تلوار نکالی اور کہا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ ورنہ اسی تلوار سے دو ٹکڑے کر دیں گے۔

برہمن نے کہا : حضور ٹھہریے

سپاہیوں نے پھر تقاضائے کلمہ کیا تو اُس نے کہا : حضور ۹۰ برس کا رام دل میں سے نکلتے



نکلتے ہی نکلے گا ذرا سی دیر میں کیسے نکل جائے گا؟

لہذا ہمت نہ ہاریں ہو سکتا ہے کہ اتنی جلد اس مرض بد نگاہی سے چھٹکارہ نہ ملے لیکن رفتہ رفتہ یہ تقاضا ضعیف ہو جائے گا اور قابو میں آجائے گا اور اپنے محل اور موقع پر صرف ہوگا، بے موقع متحرک نہ ہوگا اور یہی مطلوب اسلام ہے۔

دل میں نامحرم کو نگاہ لذت سے دیکھنے کا خیال پیدا ہوا اور آپ نہ دیکھیں یہی تو کمال ہے اور یہ خیالات تو پیدا ہوتے ہی رہیں گے، کبھی ختم نہ ہونگے۔ بس اُن کے تقاضے پر عمل نہیں کرنا ہے۔ اندھا اگر فخر کرے کہ میں نامحرم پر بُری نگاہ نہیں ڈالتا ہوں تو کونسی فخر کی بات ہے؟ نامرد اگر عفت و پاکدامنی کا دعویٰ کرے تو کیا کمال ہے؟ لطف و کمال تو یہ ہے کہ گناہ کر سکو لیکن اپنے آپ کو روکو۔ لہذا غلبت پسند نہ بنیں اور مسلسل کوشش کر کے اپنے آپ کو اس گناہ سے بچائیں۔

### طریقہ نمبر ۱۹: مسلح ہو کر نکلے

حدیث رسول میں ہے کہ وضو مومن کا ہتھیار ہے۔ تو وضو سے مسلح ہو کر نکلے۔ اس سے بد نگاہی اور دوسرے گناہوں سے حفاظت ہوگی۔ شیطان جب آپکو مسلح دیکھے گا تو اسے آپکے پاس آنے کی جرأت نہیں ہو سکتی اور وہ دور ہی سے بھاگ کھڑا ہوگا۔ آج ہی سے عمل کر کے دیکھئے اسکے اثرات آپ خود محسوس کریں گے۔

انسان جب چاہے تجربہ کر لے کہ اگر نامحرم عورت پر نگاہ ڈالے گا تو اپنے دل کو ٹٹولے، اللہ کی محبت دل میں محسوس نہ کرے گا یا وہ بہت کم ہو جائے گی۔

### طریقہ نمبر ۲۰: نامحرموں سے بے وقار بات چیت اور مکمل چوہل کم کچے

نامحرم سے ابتدائی بات چیت دیگر گناہوں کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ لہذا اس میں شروع ہی سے احتیاط ضروری ہے کہ کسی چشمے کی ابتداء کو سرمہ کی سلائی سے بھی بند کر سکتے ہیں۔

جسبی پروردگار عالم نے سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۲ میں فرمایا :

وَلَا تَقْرُبُوا الزَّوَٰنِيَ (زنا کے پاس بھی نہ جانا) یہ نہیں فرمایا کہ لَا تَفْعَلُوا الزَّوَٰنِيَ (زنا نہ کرنا)  
 پاس بھی نہ جانے سے سارے مقدماتِ زنا حرام ہو گئے ہیں مثلاً بُری نگاہ کرنا، خلوت میں  
 نامحرم کے ساتھ بیٹھنا، اس کو ہاتھ لگانا کیونکہ اگر ان مقدمات کو حرام نہ کیا ہوتا تو لوگ اس میں  
 لا پرواہی سے کام لیتے اور پھر ان مقدمات میں پھنس کر بچنا مشکل تھا۔ اگر ان سب سے نہ  
 روکا ہوتا تو وہ یہی کہہ دیتا کہ دریا میں دھنکا دے دیا اور ہم سے کہہ رہے ہیں کہ خبردار گیلے نہ ہونا۔

### طریقہ نمبر ۱۱: نامحرموں سے غیر ضروری میل جول کا ترک کرنا

جس نامحرم کی طرف جذباتی میلان ہو اسکی صحبت و میل جول فوراً ترک کر دیا جائے ظاہری و  
 باطنی دُوری اُس سے اختیار کر لی جائے۔ ظاہری دُوری یہ ہے کہ اُس سے نہ بولو، نہ اُسکی آواز  
 کان میں پڑنے دو، نہ اُسکو دیکھو، نہ اسکا تذکرہ کرو، نہ اسکا تذکرہ کسی سے سنو۔

باطنی دُوری یہ ہے کہ قصد اُسکا تھوڑا دل میں نہ لاؤ۔ اگر خود ہی آجائے تو کسی کام میں لگ  
 جاؤ اور دماغ سے جھٹک دو۔ ذکرِ خدا میں مشغول ہو جاؤ اور موت کے بعد کی زندگی کا سوچو  
 انشاء اللہ یہ جذباتی جھکاؤ دل سے نکل جائے گا۔ اس علاج کو اختیار کرنے کو بیقدری کی نظر  
 سے نہ دیکھیں بلکہ اسکا عملی تجربہ کر کے اسکا نفع ملاحظہ فرمائیں۔

### طریقہ نمبر ۱۲: نامحرم سے چھائی میں ملاقات کرنے سے پرہیز کریں

اکثر علماء نے نامحرم کے ساتھ ایسی خلوت جس میں کوئی دوسرا نہ آسکے، حرام قرار دیا ہے  
 باوجود پرہیزگاری کے کہ اگر نامحرم کے فتنے سے بچ بھی جائے تو بدگوئیوں اور بدگمانیوں سے  
 نہ بچ سکے گا اور لوگ تہمت سے بدنام کرتے رہیں گے اور اگر انسان اپنے نفس کی شرارت سے بچ  
 بھی جائے تو بھی مخلوق کے بُرے گمان سے سلامت نہیں رہ سکتا۔



بہر حال مثال مشہور ہے کہ جہاں کچھ زیادہ ہوتی ہے وہاں ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے اور پھر بد عملی کا نمبر بھی آتی جاتا ہے۔

### طریقہ نمبر ۲۳ : جلد شادی

رسول خدا نے اپنے ایک صحابی عکافؓ سے فرمایا اے عکافؓ تم نکاح کر لو، ورنہ تم نقصان میں رہو گے۔ اس حدیث کے شروع میں آپ نے یہ بھی فرمایا: تم میں سے سب سے بُرے وہ لوگ ہیں جو بغیر بیوی (وشوہر) کے ہیں اور عکافؓ کو نکاح نہ ہونے کے سبب شیطان کا بھائی فرمایا اور صالحین پر شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار عورتیں ہیں (پھر عکافؓ نے نکاح کر لیا) جس بھی رسول خدا کا ارشاد ہے ”جس شخص نے نکاح کر لیا بیشک اس نے نصف ایمان مکمل کر لیا اور باقی نصف ایمان کیلئے اللہ سے ڈرتا رہے۔“

### طریقہ نمبر ۲۴ : نفس پر حرامہ مشغول نہ رہیں

مثلاً ایک بُری نگاہ ڈالنے پر ۲۰ رکعت نماز ادا کروں گا یا اتنا پیسہ صدقہ کروں گا جو نفس پر اپنی حیثیت کے مطابق شاق گذرے۔ اتنی دیر دھوپ میں کھڑا رہوں گا یا اتنے دن روزے رکھوں گا یا کئی دن ٹھنڈا پانی نہ پیوں گا۔ اسکی نذر مانی جائے تاکہ اسکی مخالفت کے خوف سے اس گناہ کو نہ کرے۔ جب نفس یہ دیکھے گا کہ ذرا سا مزہ لینے کے لئے اتنی نمازیں پڑھنا پڑھ رہی ہیں تو پھر وہ خود مجبور کرے گا کہ یہ گناہ نہ ہو کیونکہ نماز کا پڑھنا عموماً گناہ کا نفس پر شاق گذرتا ہے۔

### طریقہ نمبر ۲۵ : غلامی نہ کرو گناہ گریں کہ وہ اس گناہ سے بچالے

جس طرح بچہ اپنی ماں سے لپٹ کر رہتا ہے۔ اگر کوئی اس سے ماں کی گود چھیننا چاہے تو بچہ دونوں ہاتھوں سے ماں کی گردن کو پکڑ لیتا ہے اور اپنی پوری طاقت سے ماں سے اور چپٹ جاتا

ہے کہ کوئی ماں سے جدا نہ کر دے۔ لہذا جب کبھی گناہ کے اسباب پیدا ہوں تو اپنے قلب و جان سے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیے فریاد کیجئے کہ اے اللہ مجھے بچالیں یہ شکلیں مجھے آپ کے قرب سے دور کرنا چاہتی ہیں۔ جب بچہ چلا تا ہے تو ماں جان کی بازی لگا دیتی ہے البتہ پھر بھی ماں کی گود سے بچے کو چھینا جاسکتا ہے کیونکہ ماں کمزور ہے لیکن اللہ کی حفاظت کی گود سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ اللہ سے رو کر فریاد کیجئے پھر دیکھئے کہ کیسے مدد آتی ہے۔

کہے کہ پروردگار میری عمر کا کتنا حصہ ان خرافات میں ضائع ہو گیا میرے گناہوں سے مجھ کو نقصان پہنچا آپ اپنی رحمت سے اُن سب کی تلافی فرمادیجئے اور آئندہ بھی مجھے اس گناہ میں مبتلا ہونے سے بچالیں۔

رحمتِ خدا جوش میں آئے گی اور پروردگار کی پشت پناہی سے انشاء اللہ اس مرض کا خاتمہ ہو جائے گا۔

### طریقہ نمبر ۳۷ : خدا کے حاضر و حاضر رہنے کا تصور کریں

طریقہ : سوچے کہ جس وقت میں بُری نگاہ ڈال رہا ہوں اس وقت بھی خدا کی قدرتِ قاہرہ مجھے دیکھ رہی ہے اگر اسی وقت عذاب کا حکم ہو جاتا تو مخلوق میری رسوائی کا تماشا دیکھتی۔ مگر اُس خدا کے حلم و کرم نے مجھ سے انتقام نہیں لیا۔ اس طرح کے خیالات کا تھوڑا کرکرتا رہے اور خدا سے اُسی وقت توبہ کرے اور نگاہوں کو ہٹالے۔

### طریقہ نمبر ۳۸ : محنتی و پورا دل سے اللہ کے حق سے میل جول میں اضافہ کیجئے

مثال دی جاتی ہے کہ ریل میں انجن کے ساتھ جو فرسٹ کلاس کے ڈبے لگے ہوتے ہیں جو نہایت شاندار ہوتے ہیں، سیٹیں بھی عمدہ ہوتی ہیں، اُن ہی کے ساتھ تھرڈ کلاس ڈبے بھی ہوتے ہیں۔ سیٹیں پھٹی ہوتی ہیں، اسکرؤ ڈھیلے لیکن اگر صحیح طور پر ٹرین سے جڑے ہوتے ہیں تو جہاں فرسٹ کلاس کے ڈبے پہنچتے ہیں وہیں تھرڈ کلاس کے ڈبے بھی پہنچ جاتے ہیں۔ بس اسی طرح مثنیٰ و صالح افراد اور علمائے حق کی صحبت و تعلق سے اگر کالمین میں نہ بھی اٹھائے گئے تب بھی



تاہم میں تو ضرور اٹھائے جائیں گے۔ ایسے متقی و صالحین سے تعلق رکھنا کبھی ضائع نہیں جاتا۔ بس ضروری یہ ہے کہ مستقل ان کی صحبت اختیار رکھے۔ مسلسل صحبت سے حیاتِ ایمان اور نسبتِ مع اللہ پیدا ہو جائے گی۔ جیسے اکیس دن مرغی کے پروں میں انڈہ رہے تو اس میں جان آ جاتی ہے۔ پھر وہ خود چھلکا توڑ کر باہر آ جاتا ہے لیکن اگر یہ تسلسل ٹوٹا رہے تو اس فصل اور تسلسل کی کمی سے انڈے میں جان نہیں آئے گی اور کبھی یہ بچہ پیدا نہ ہوگا۔ اسی طرح متقی و صالحین کی صحبت اس وقت اثر کرے گی جب تک مسلسل یہ سلسلہ برقرار رہے۔

اس میں شیطان ایک یہ دھوکہ دیتا ہے کہ اگر کہیں یہ کسی عالم حق کا معتقد ہو گیا تو یہ بھی درست ہو جائے گا۔ لہذا یہ علماء سے بدگمانی پیدا کرواتا ہے اور کہتا ہے کہ بھی اب پہلے جیسے علماء کہاں رہے آجکل تو بس یونہی نام کے ہیں۔

لیکن یہی آدمی جب جسمانی طور پر بیمار ہوتا ہے تو یہ نہیں کرتا کہ بس دنیا کے کامل ترین specialist ڈاکٹروں ہی کو دکھائے کیونکہ جان پیاری ہوتی ہے تو قریب جو ڈاکٹر ملتا ہے اُس سے رجوع کر کے اپنا علاج کروالیتا ہے۔ اسی طرح جسے ایمان چارہ ہوتا ہے وہ بھی کسی عالم حق کو تلاش کر ہی لیتا ہے۔

### طریقہ نمبر ۱۸ : طاہرہ حسن کا رات بکچے

دنیا کے خوبصورت لوگوں کا حُسن ہر لمحہ معرض الزوال ہے۔ یہ اجسام قبروں میں اترنے والے ہیں۔ کالے بال سفیدی میں بدلنے والے ہیں، کمریں جھکنے والی ہیں، آنکھوں سے کچھڑ بننے والا ہے، چہروں کی سفیدی سے دھواں اُٹھنے والا ہے۔ کہاں زندگی ضائع کر رہے ہیں؟ حسین صورتوں کا انجام سامنے رہے تاکہ مجاہدہ آسان ہو جائے۔

البتہ اسکے یہ معنی بھی نہیں کہ اگر ان کا حُسن فانی نہ ہوتا تو نعوذ باللہ ہم اُن سے دل لگا لیتے۔ جی نہیں عبدیت و بندگی کا اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ ہم یوں کہیں کہ اے اللہ آپ کی محبت اور آپ کی

عظمت اور آپ کے جوا حسنات ہیں اُن کا حق تو یہ ہے کہ اگر قیامت تک ان صورتوں پر زوال نہ بھی آئے تب بھی ہم اُن کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھیں گے کیونکہ جس خوشی سے آپ ناخوش ہیں وہ لعنتی خوشی ہے۔ تھوڑی سی دیر کی لذت میں ہزاروں کلفتیں اور ہزاروں غم پوشیدہ ہیں۔

۔ ہر عشق مجازی کا آغاز بُرا دیکھا

انجام کا، یا اللہ کیا حال ہوا ہوگا

تمام نامحرم ایک دن مُردہ ہونے والے ہیں اسوقت اگر چہ زندہ ہیں لیکن چونکہ حادث وفاتی ہیں لہذا جب یہ دل میں آئیں گے تو حدوث و فنا کے اثرات ساتھ لائیں گے ایسے قلب میں ایمان کی حقیقی لذت و حلاوت نہیں رہ سکتی۔ مثلاً ایک کمرہ میں سب لوگ کھانا کھا رہے ہوں مزے مزے کے کھانے ہوں اور وہاں ایک جنازہ آجائے اور اُس کمرے میں اسے رکھ دیا جائے بتائیے کیا اب کھانے میں مزہ آئے گا۔ اسی طرح دل میں جب مُردہ آگیا تو ایمان کا مزہ بھی غارت ہو جاتا ہے۔

شکاری جس چڑیا کا شکار کرنا چاہتا ہے اُس کے پروں میں گوند لگا دیتا ہے جس سے وہ اڑ نہیں سکتی اور باسانی اس کا شکار کر لیتا ہے۔ اس طرح شیطان جب یہ دیکھتا ہے کہ کوئی مومن تیزی سے اللہ کا راستہ طے کر رہا ہے، ہر گناہ سے بچ رہا ہے تو کسی صورت میں وہ ان نامحرموں کے عشق میں مبتلا کرنے کی سازش شروع کر دیتا ہے جس کا ایک مقدمہ بد نظری بھی ہے۔

روایت میں ہے کہ

جس سے چاہو محبت کر لو ایک دن اس سے جدا ہونے والے ہو۔

بہتر ہے کہ نامحرموں سے غیر ضروری میل جول بالکل بند کر دے۔ اُن سے بات چیت، خط و کتابت Chating، اٹھنا بیٹھنا، اُن کے متعلق غیر ضروری تذکرہ بات اگر کوئی کرے تو روک دے۔ اگر کچھ ایسے تعلق نامحرموں سے باقی ہوں جو حرام کی طرف لے جاسکتے ہوں تو اُن سے جھگڑا



کر لے کہ اس قسم کی دوستی کی کوئی امید باقی نہ رہے۔

عشقیہ اشعار، عشقیہ قصے و ناول نہ پڑھے، T.V پر عریاں و شہوت بڑھانے والے مناظر سے مکمل دوری اختیار کرے۔

رفتہ رفتہ ان طریقوں پر عمل کرنے سے نفس کے تقاضے گھٹتے جائیں گے۔ یہ تمنا نہ کرے کہ تقاضے بالکل ہی ختم ہو جائیں۔ مطلوب صرف اتنا ہے کہ تقاضے اتنے مغلوب اور کمزور ہو جائیں جو باسانی قابو میں آجائیں گے اور ایسا قلب کو سکون حاصل ہوگا کہ جو بادشاہوں نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا اور ایسا معلوم ہوگا کہ کوئی دوزخی زندگی جتنی زندگی میں تبدیل ہوگئی۔

**طریقہ نمبر ۱۶: نامحرم کے عشقیہ سوچا بھی بند کر دیں**

ارشادِ ربِّ العزت ہے

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (سورۃ المؤمن، آیت ۱۹)

خدا تمہاری آنکھوں کی خیانت سے بھی واقف ہے اور تمہارے دلوں میں جو چھپا ہے اُس سے بھی باخبر ہے۔

اسکا مطلب یہ ہوا کہ معصیت صرف نگاہ ہی سے نہیں بلکہ دل سے بھی ہوتی ہے بہت سے لوگ دل سے بھی سوچا کرتے ہیں اور خیالات سے مزے لیتے ہیں اور محض بغض دیندار لوگ نگاہ نہ کرنے پر ہی اپنے آپ کو صاحبِ مجاہدہ سمجھنے لگتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ دل میں لذت حاصل کر رہے ہیں۔ پھر جب سوچ زیادہ راسخ ہوتی ہے تو پھر دیکھنے کو بھی دل چاہتا ہے اور حرام نگاہ کا خطرہ بھی پیدا ہو جاتا ہے لہذا ضروری ہے کہ نامحرموں کے متعلق نہ سوچا کرے، کانوں سے ایسی باتیں نہ سنے، ایسی حکایات، قصے، اور فحش گفتگو و حکایات نہ سنے نہ ایسے مقامات پر جائے جہاں گانا بجانا فحش و فحور بے پردگی ہو رہی ہو۔ دل میں پہلی دیکھی ہوئی صورتیں یاد آتی ہیں اور اُن سے لذت آتی ہے اور دل کی معصیت کا آنکھ کی معصیت سے شدید ہونے کی ایک وجہ یہ

بھی ہے کہ آنکھ کے فعل کی اطلاع تو دوسروں کو ہو سکتی ہے چاہے نیت پر مطلع نہ ہو اور دل کے سوچنے کے فعل کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا اسکی اطلاع سوائے پروردگار عالم کے کسی کو نہیں۔ اس سے وہی بچے گا جسکے قلب میں تقویٰ ہوگا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے میلانات جنسی پر کنٹرول کر لے، خواہشات پر قابو پالے وہ اپنے شرف اور عزت کو محفوظ کر لیتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو اپنی خواہشات جنسی کا بندہ اور غلام بن جائے، وہ غلاموں سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہے۔

مولاعلیؑ نے فرمایا ”عورتوں کے حوالے سے غیر سنجیدہ آرزوؤں اور خواہشات نفس کی پیروی اور اطاعتِ احمق اور بیوقوف لوگوں کی صفت ہے۔

مولاعلیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ بعض اوقات کی شہوت لمبی مدت کے لیے غم و اندوہ کا سبب بن جاتی ہے۔

### طریقہ نمبر ۳۴ : فکر اور صبح گاہ کی زندگی

ہمیشہ صحیح اور پاک فکر سے صحیح نتیجہ اور غلط و ناپاک فکر سے غلط نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ مولاعلیؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”جو شخص گناہ کے بارے میں زیادہ سوچے گا تو یہ فکر اسے گناہ کی طرف لے جائے گی۔“ حضرت عیسیٰؑ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ زنا کے متعلق اپنی رُوح کو خبر تک نہ ہونے دو (یعنی اس کے بارے میں سوچنا بھی مت) تو بھلا اس گناہ کا ارتکاب کیسے ہوگا؟ اسلئے کہ رُوح و فکر کو آلودہ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے وہ کسی صاف ستھرے کمرے میں آگ جلا دے۔ چنانچہ آگ کا دھواں اس صاف ستھرے کمرے کے رنگ و رونق کو خراب کر دیتا ہے گو کہ اس سے کمرہ جلتا نہیں ہے۔



# مدارک

قرآن مجید	ایمان	(آیت اللہ دستغیبؒ)
درسِ مثنوی مولانا رومؒ	نسخہٴ کیمیا	(امام غزالیؒ)
فیوضِ ربانی	پیارا گھر	(آیت اللہ مظاہریؒ)
وسائلِ الشیعہ	تہذیب کی عریانی	(غلام علی حداد عادل)
اثباتِ پردہ	بد نظری کا علاج	(علامہ محمد ہاشم مظاہریؒ)
اصولِ کافی	البيان فی تفسیر القرآن	(آقائے خوئیؒ)
فروعِ کافی	روئے نامہ کیمیا	(ایران)
بحار الانوار	قلبِ سلیم	(آیت اللہ دستغیبؒ)
جامع الاخبار	ہدیۃ الشیعہ	(آیت اللہ مشکینیؒ)
دارالآخرۃ	عموت پردے کی آغوش میں	
وصیت نامہ	(آیت اللہ شہید مطہریؒ)	
		(آیت اللہ دستغیبؒ)
		(آیت اللہ مرعشی نجفیؒ)

# حرام نگاہوں سے پرہیز

حضرت لقمانؑ نے اپنے فرزند سے فرمایا :

اے نورِ نظر !

جن چہروں کو دیکھنا جائز نہیں ہے

ان سے اپنی نظروں کو بچاؤ

اور آسمان و زمین، پہاڑ اور مخلوقاتِ خدا

پر زیادہ غور کرو تو یہ چیزیں تمہارے

دل کے لئے بہتر نصیحت ثابت ہوں گی۔

ماخوذ از کتاب : گفتارِ انبیاءؑ

تالیف : آقائی محمد مہدی تاج لنگرودی